زینب

لجنہ اماء اللہ ناروے

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۲۳

حضرت محمد ﷺ کی دعائیں

نئی صدی میں لجنہ اماءاللہ کی ذمہ داریاں

سیرت حضرت نواب مبارکہ صاحبہ

اداریہ

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَٰتِلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَٰتِلُونَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ

(سورہ التوبہ آیت:36)

یقینامہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے (ہی) ہوتی ہے۔ یہ اللہ کا قانون ہے اس دن سے کہ آسمان اورزمین کو اس نے پیدا کیا۔ان (مہینوں) میں چار عزت کے مہینے (کہلاتے) ہیں۔یہ مضبوط دین ہے پس (چاہیے کہ) ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کیا کرو۔اور تمام مشرکوں سے لڑو جس طرح کہ وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں یادرکھو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

جس طرح ہماری زندگی میں شب وروز آتے اور گزر جاتے ہیں بالکل اسی طرح ہماری زندگی میں نیاسورج طلوع اور غروب ہوتا ہے زندگی ایک جدوجہد کا نام ہے ایک حرکت کا نام ہے جو صحیح سمت اٹھانے سے اپنے خالق حقیقی کی خشنودی کا موجب بنتی ہے اوراس کی ذرا سی لغزش اسے محبوب حقیقی سے دور لے جاتی ہے۔پس ہمیں اپنا محاسبہ کرناچاہیے کہ ان گزرے ایام میں ہم نے کیاایسا کچھ کیاہے جو رضائے الٰہی کا موجب ہے اگر نہیں تو پھر اپنی نادانیوں پر کم ازکم پشیمان ضرور ہوناچاہیے۔کیونکہ پشیمانی بھی ایک مومن کو اصلاح کا موقع دیتی ہے۔یہ وہ موقع ہے جب وہ صمیم قلب سے عزم نو کے ساتھ قدم اٹھاتاہے اورایک نئے انسان کی صورت میں جنم لیتاہے اور کامیابی کے زینے چڑھتاہے۔

اس دعاکے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے لجنہ اماء اللہ ناروے کے لیے آنے والا یہ سال پہلے سے زیادہ بہتر بنائے۔جو کمزوریاں اور کوتاہیاں ہم سے گزشتہ سال میں ہوئیں ان سب کو دور فرمائے اور جن نیکیوں نے گزرے ہوئے سال میں جنم لیاانہیں بھرپور پھل عطافرمائے۔آمین۔آئیں ہم سب مل کر تجدید عہد کریں کہ ہم اس آنے والا سال میں جولجنہ کی نئی صدی کااورہماری نئی نیشنل صدر انعم اسلام صاحبہ کی صدارت کا پہلا سال ہے کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے اور خلیفہ ثانی کے ارشاد کی روشنی میں اس عزم اورارادے سے شروع کریں کہ ہم نے محنت کرنی ہے کیونکہ محنت ہی سے اعلیٰ نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

"یہ عہد کرلو کہ ہم نے محنت کرنی ہے اور ہماری محنت سے ہی اعلیٰ نتائج پیدا ہوں گے۔اگر ہمارے کسی کام کے اعلیٰ نتائج پیدا نہ ہوئے تو ہمیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہم نے محنت نہیں کی یا کوئی حماقت کی ہے جس کی وجہ سے ہماری محنت کا صحیح نتیجہ نہیں نکلا،تو تمہاری کایاپلٹ سکتی ہے۔پس تم یہ سال اس نئے ارادے اور عزم سے شروع کرو۔اس کے نتیجہ میں تم اگلا سال اس سے بھی نیک اوراعلیٰ ارادہ سے شروع کروگے اور تم اپنے ایمانوں میں ایسی پختگی دیکھوگے جس کو کوئی شخص توڑ نہیں سکے گا"

(روزنامہ الفضل ربوہ 6 جنوری 1965)

یارب یہی دعا ہے ہر کام ہو بخیر | اکرام لازوال ہو،انعام ہو بخیر

ہر وقت عافیت رہے،ہر گام ہو بخیر | آغاز بھی بخیر ہو،انجام ہو بخیر

قارئین زینب کو نیا سال بہت بہت مبارک ہو

فہرست مضامین

القرآن الکریم 1
حدیث نبوی ﷺ 1
کلام الامام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام 2
نظم 3
خلاصہ خطبہ جمعہ 4
وہ کبھی پھول کبھی مجھ کو قمر لگتا ہے (نظم) 7
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں 8
تحریک جدید اور وقف جدید کے مالی قربانیوں کے واقعات 10
نئ صدی میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں 13
ایک پُکار (نظم) 16
سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالی عنہا 17
دھنک کے رنگ آپ کے سنگ 22
صحت کارنر 24
بریسٹ کینسر 24
پکوان 26
واقفات نو کارنر 27
سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ 27
حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات اور واقفین کی ملاقات 30
ناصرات کارنر 31
ہم نیا سال کیسے مناتے ہیں؟ 31
اخلاق حسنہ 31
پردہ کی اہمیت 32
لطیفے 33

مجلس ادارت

امیر جماعت ناروے
محترم چوہدری ظہور احمد صاحب

صدر لجنہ اماءاللہ
محترمہ انعم سحر اسلام صاحبہ

نیشنل سیکرٹری اشاعت
محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ

نائبہ سیکرٹری اشاعت
صدیقہ وسیم

مدیرہ حصہ نارویجن
شائستہ باسط

پروف ریڈنگ حصہ اردو
صدیقہ وسیم

گرافک ڈیزائنر
حافظہ طوبیٰ احمد
فریدہ ظہور
ضویا سامہ شاہد
ماہ رخ احمد فوزی
خافیہ شاہد

پرنٹنگ
شمسہ خالد

شائع کردہ
شعبہ اشاعت لجنہ اماءاللہ ناروے

Baitun Nasr Moske
Søren Bulls vei 1
1051 Oslo
Kontakt@ahmadiyya.no

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

امام جماعت احمدیہ

ایل۔ایس: 1312

تاریخ: 17.2.2024

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے رسالہ زینب کا صد سالہ جوبلی ایڈیشن بمعہ نارویجین زبان میں ازواج مطہرات پر شائع کردہ دو کتب موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

رسالہ زینب کے صد سالہ جوبلی ایڈیشن میں تاریخ لجنہ اماء اللہ اور تاریخ لجنہ ناروے کے ساتھ دو ابتدائی خواتین کا ذکر اور آئندہ صدی کی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں اجاگر کیا گیا ہے۔ نیز لجنہ ممبرات نے خلفاء کی شفقت اور اپنی ذمہ داریوں کے احساس اور خوشی کے جذبات کو نظموں میں بیان کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کی تیاری میں شامل تمام ممبرات کے علم وایمان میں اضافہ فرمائے آمین۔

تمام اشاعت ٹیم کی ممبرات کو میرا محبت بھرا سلام پہنچادیں۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن الکریم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۝

(المائدۃ:12)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب ایک قوم نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ تمہاری طرف اپنے (شر کے) ہاتھ لمبے کریں گے مگر اس نے تم سے ان کے ہاتھوں کو روک لیا اور اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ اللہ ہی پر مومن توکّل کریں۔

حدیث نبوی ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَ سْأَ لُکَ الْهُدٰی وَ التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰی۔

(حدیقۃ الصالحین 140 ایڈیشن 2003ء)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ تقویٰ اور عفت مانگتا ہوں۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور دوسرے سے بے نیاز کر دے۔

کلام الامام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

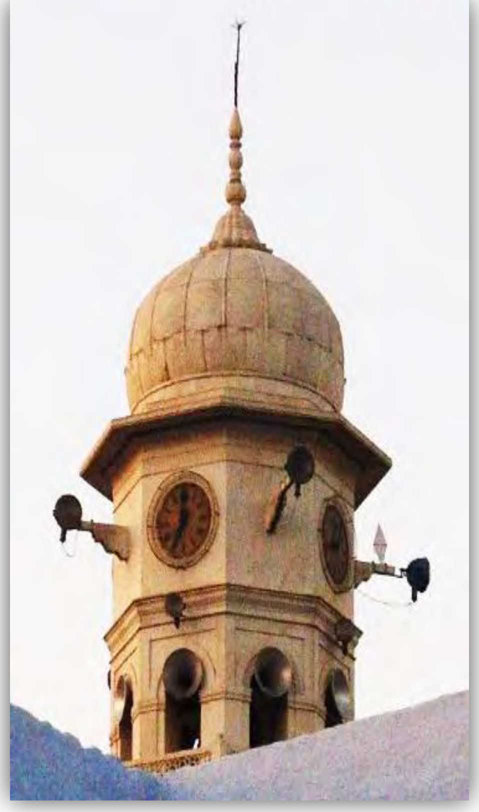

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے تقویٰ ہونا چاہیے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہوگے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں پس اگر خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسے خوش قسمت دے اور کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔ اس وقت کل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے۔ اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جائے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 357-358 ایڈیشن 1984ء)

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: ’’انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے اور پھر اس کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے نہ صرف نجات بلکہ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ (الطلاق:4) پس یاد رکھو جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو مشکلات سے رہائی دیتا ہے۔ اور انعام اکرام بھی کرتا ہے اور پھر متقی خدا کے ولی ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ ہی اکرام کا باعث ہے کوئی خواہ کتنا ہی لکھا پڑھا ہو وہ اس کی عزت تکریم کا باعث نہیں اگر متقی نہ ہو۔ لیکن اگر ادنیٰ درجہ کا آدمی بالکل اُمّی ہو مگر متقی ہو وہ معزز ہو گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 362، ایڈیشن 1984ء)

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو — کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبّت کو چھوڑ دو — اس یار کے لیے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

(از درثمین صفحہ 112)

پاکیزہ منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے

کرو کوشش اگر صدق و وفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرط لقا ہے

یہی آئینہ خالق نما ہے
یہی ہر اک جوہر سیف دعا ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہی اک فخر شان اولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے

ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو، یہی دارالجزاء ہے

مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(درثمین صفحہ 48-49)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 18/ اگست 2023ء بمطابق 18/ ظہور 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانت اس کے اہل کے سپرد کرو۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عہدہ یا ایسا مقام جس میں لوگوں کے معاملات دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہو تو یہ بھی ایک امانت ہے۔ **پس اس لحاظ سے ہمارے جماعتی نظام میں بھی ہر عہدہ یا خدمت امانت ہے۔** جماعتی نظام میں ہر سطح پر عہدیداروں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب بھی تم اس مقصد کے لیے انتخاب کرو تو اس بات کو مد نظر رکھو کہ منتخب افراد امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ **انتخاب کے وقت خویش پروری یا رشتے داری کا خیال نہیں رکھنا چاہیے** بعض دفعہ بعض عہدیدار مرکزی طور پر یا خلیفہ وقت کی طرف سے بھی مقرر کر دیے جاتے ہیں۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ غور کر کے جو بہترین شخص میسر ہو اسے مقرر کیا جائے۔ لیکن کبھی اندازے کی غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ یا عہدے حاصل کرنے کے بعد لوگوں کے مزاج بھی بدل جاتے ہیں، اور عاجزی اور محنت سے کام کرنے کی روح بر قرار نہیں رہتی۔ بہر حال ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دعا کر کے اپنے میں سے بہترین لوگ منتخب کریں۔ عموماً یہی کوشش ہوتی ہے کہ جو شخص بڑھ بڑھ کر اس لیے آگے آرہا ہو تا کہ اسے عہدہ دیا جائے اس کے سپرد خدمت نہ کی جائے۔ اگر ایسے شخص کا نام منتخب ہو کر آ بھی جائے تو بھی مرکز یا خلیفہ وقت، اگر اس کے حالات سے واقف ہو تو اس کی منظوری نہیں دی جاتی۔ یہی طریق عین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق ہے۔ ایک مرتبہ دو افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ فلاں خدمت ہمارے سپرد کی جائے، ہم اس کے اہل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سپرد میں کوئی خدمت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ **جو خواہش کر کے کوئی کام خود اپنے ذمے لے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوتی۔ اس کے کام میں برکت نہیں پڑتی۔ پس کبھی**

بھی عہدے کی خواہش نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں! خدمتِ دین کا شوق ہونا چاہیے۔ بعض دفعہ کثرتِ رائے یا زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے کو خلیفہ وقت یا مرکز کی طرف سے منظور نہیں کیا جاتا، اس کی وجہ بعض ایسے حالات یا اس شخص کے بارے میں بعض معلومات یا رپورٹس ایسی ہوتی ہیں جن کا مرکز اور خلیفہ وقت کو ہی علم ہوتا ہے۔ اس سال بعض ملکوں میں ذیلی تنظیموں کے انتخابات ہونے ہیں۔ ان تنظیموں کے ممبران میں سے جو بھی مجلسِ انتخاب کے ممبر بنیں انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دعا اور انصاف کے ساتھ اپنی رائے دہی کا حق استعمال کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عہدیداروں کو بھی ان کی ذمہ داریاں یاد دلانا چاہتا ہوں۔ عہدیداروں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خدمت کا موقع دیا ہے۔ پس ہر قسم کے ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر خدمت سر انجام دیں۔ بعض عہدیداروں کے رویوں میں عاجزی نہ ہونے کی شکایات آتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض عہدیداروں کے متعلق رپورٹ ملتی ہے کہ سلام تک کا جواب نہیں دیتے۔ ایسے رویے دکھانے والے اپنی اصلاح کریں، اور زمین پر جھکیں۔ **آپ کو افرادجماعت کی خدمت کے لیے مقرر کیا گیا ہے نہ کہ افسر شاہی کا رعب ڈالنے کے لیے** اسی طرح بعض عہدیدار اپنے کام صحیح طرح انجام نہیں دیتے۔ انہیں بھی اپنی اصلاح کرنی چاہیے ورنہ انہیں خدمت سے محروم کر دیا جائے گا۔ عہدیداروں کو میں بعض دیگر ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہی کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ جو بھی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ دوسروں کے لیے اپنے ذاتی نمونے قائم کریں۔ اسی طرح بہت زیادہ استغفار، اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک سیکرٹری تربیت پنجوقتہ نماز ادا نہیں کرتا تو وہ دوسروں کو نماز کی ادائیگی کا کیسے کہہ سکتا ہے؟ اسی طرح اگر کوئی عہدیدار صحیح شرح سے چندہ ادا نہیں کرتا تو وہ دوسروں کو مالی قربانی کی طرف کیسے توجہ دلائے گا؟ اگر سیکرٹریان تربیت اپنے اعلیٰ نمونوں کے ساتھ پیار اور محبت سے افرادِ جماعت کی تربیت کریں تو وہ ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ **ہر عہدیدار کو اپنے شعبے کی بہتری کے لیے کم از کم دو نفل روزانہ پڑھنے چاہئیں۔ اگر تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو دیگر شعبے خود بخود ستّر فیصد تک کام کرنے لگیں۔** ذیلی تنظیموں کو بھی ہر سطح پر اپنے آپ کو فعال کرنا ہوگا۔ بعض جگہوں سے لجنہ کی صدر کی شکایات آتی ہیں کہ ان کے رویے ٹھیک نہیں ہیں۔ نومبائعات کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی بجائے انہیں دوڑانے کا باعث بن رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ چند لوگوں کے پاس لمبے عرصے تک عہدے چلتے چلے جاتے ہیں۔ پس **لجنہ کی ممبرات کو بھی غور اور دعا کر کے عہدیداروں کا انتخاب کرنا چاہیے کہ کون امانت کا حق ادا کرنے کا اہل ہے۔** عہدیدار سٹیج پر بیٹھنے کے لیے نہیں ہیں۔ ہر عہدیدار کو کارکن بن کر اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔ یاد رکھیں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے۔ عہدیداروں کا یہ بھی کام ہے کہ افرادِ جماعت سے ذاتی تعلق قائم کریں، ان کی خوشیوں اور غموں میں شامل ہوں۔ لوگوں میں یہ احساس اجاگر کریں کہ نظام جماعت ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیال رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہی سوچ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور وہ اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ رعایا سے مراد وہ لوگ نہیں جن پر حکومت کی جاتی ہے بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن پر خدمت اور بہبود کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ **اللہ کرے کہ خلافت احمدیہ کو ہمیشہ ایسے سلطان نصیر عطا ہوں جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے کام سر انجام دیں نہ یہ کہ صرف عہدہ لینے کے لیے عہدے سنبھالے ہوئے ہوں۔** عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ عاملہ کے اجلاسوں اور میٹنگز میں شامل ہو کر اپنی رائے کا اظہار کر دینا اور یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا یہ کافی نہیں۔ لوگوں کی بہتری کے لیے منصوبہ بندی کرنا اور پھر اس پر عمل کروانا انتہائی ضروری امر ہے۔ اور جو وسائل ہمارے پاس ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے بہترین حکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ **آج کل رشتے ناطے کا شعبہ بہت بڑا چیلنج لیے ہوئے ہے۔ اس کے لیے وسیع منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔** جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو مل کر اس کے لیے کام کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں بھی شعبہ تربیت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے نوجوانوں کی صحیح تربیت ہو تو ہم آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ رشتے کے معاملے میں دولت، خاندان اور خوبصورتی کی بجائے دین کو فوقیت دو۔ امورِ عامہ کا شعبہ بھی نہایت اہم ہے۔ عموماً سمجھا جاتا ہے کہ

اس شعبے کا کام لوگوں کو سزائیں دلوانا یا سختی سے لوگوں کو تنبیہ کرنا ہے۔ اس شعبے میں کام کرنے والوں کو پتا ہونا چاہیے کہ ان کا صرف یہ کام نہیں، یہ کام کا صرف ایک حصّہ ہے۔ سختی سے تنبیہ کرنا تو بہرحال ان کا کام نہیں۔ یہ تو صرف وہاں ضروری ہوتا ہے جہاں انتہائی ضرورت ہو، اور تب ہی اس کی سفارش کی جاتی ہے۔ اگر شعبہ تربیت فعال ہو تو افراد جماعت کے آپس کے جھگڑوں سے متعلق امور عامہ کے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں۔ قضائی معاملات میں فیصلے کروانا امور عامہ کا کام نہیں ہے۔ ہاں! قضاء کے فیصلوں کی تنفیذ امور عامہ کا کام ضرور ہے۔ اگر قضاء کے فیصلے پر عمل درآمد میں کوئی فریق لیت و لعل سے کام لے تو امور عامہ کا کام ہے کہ اسے پیار سے سمجھائیں۔ **امور عامہ کا کام لوگوں کو سزائیں دلانا نہیں بلکہ سزاؤں سے بچانا ہے اور اس کے لیے انہیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔** بعض اوقات عہدیداروں کے رویے افراد جماعت میں نظامِ جماعت کے خلاف بدظنی پیدا کر دیتے ہیں۔ افراد جماعت کو میں یہ بتادوں کہ ہر خط جو یہاں خلیفہ وقت کے دفتر میں پہنچے اسے کھولا بھی جاتا ہے، پڑھا بھی جاتا ہے اور اس پر کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ اگر کہیں تاخیر ہوتی ہے تو وہ متعلقہ جماعت میں ہوتی ہے اور اس طرح یہ عہدیدار افراد جماعت اور خلیفہ وقت میں دوریاں پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ جن عہدیداروں کے سپرد ضرورت مند افراد کی امداد کا کام ہے انہیں بالخصوص یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہرگز تاخیر اور سستی نہ کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو امام یعنی عہدیدار ناداروں اور مستحق لوگوں کے لیے اپنے دروازے بند کرتا ہے، خدا اس کی ضروریات کے لیے آسمان پر دروازے بند کر دیتا ہے۔ پس اگر ایسی سوچ رکھنے والا کوئی عہدیدار یا ان کے دفتر میں ایسا کوئی کارکن ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ اگر مرکز اطلاع کرنی ہے تو جلدی رپورٹ دیں تا کہ مرکز جائزہ لے کر کارروائی کرے۔ درخواست لے کر دراز میں رکھ دینا اور لمبے عرصے تک کارروائی ہی نہ کرنا یہ بہت بڑا جرم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جہاں کہیں بھی تم ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کرو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو۔ یہ نیکی بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کے دو علیحدہ حصوں کی طرف والی مقرر کرکے بھیجا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ آسانی پیدا کرنا، مشکلیں نہ پیدا کرنا۔ محبت اور خوشی پھیلانا اور نفرت نہ پنپنے دینا۔ یہ نصیحت ہر عہدیدار کو راہ نما اصول کے طور پر ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہیے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں۔ یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا: انسان کی پیدائش میں دو طرح کے حسن ہیں ایک حسنِ معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں رعایت رکھے کہ کوئی عمل حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہدوں کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تقویٰ سے کام لے جو حسنِ معاملہ ہے یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے۔ پس ہر عہدیدار کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہم نے اپنے اندر روحانی خوبصورتی پیدا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وہ کبھی پھول کبھی مجھ کو قمر لگتا ہے

(زرتشت نازؔ طاہرہ)

وہ کبھی پھول کبھی مجھ کو قمر لگتا ہے
چہرہ پُرنور ہے ایسا کہ بدر لگتا ہے

اس کے آنے سے ہر اک سمت اجالے پھیلے
جرمنی آج اجالوں کا نگر لگتا ہے

مہک اٹھی ہے فضا رُخ وہ جدھر کرتا ہے
سر سے پا تک وہ گلابوں کا شجر لگتا ہے

آج ہر چہرہ مسّرت سے دمک اٹھا ہے
اس کے آنے کا طبیعت پہ اثر لگتا ہے

دیکھتے دیکھتے آباد ہوئے پانچ نگر
سچ کہو! تم کو یہ کافر کا ہنر لگتا ہے

ان کے انکار کا انجام جب سوچتی ہوں
مجھ کو اس کے تصوّر سے ہی ڈر لگتا ہے

اہلِ جرمن کو مبارک ہو یہ بابرگ صدی
نازؔ! مرشد کی دعاؤں کا یہ ثمر لگتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

(مریم سکینہؔ مسلم مجلس اولن ساکر)

آنحضرت ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر لحہ دعاؤں میں گذرتا تھا۔ اور آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو بھی زندگی کے ہر موقع پر خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ کی روز مرہ کی بہت سی دعائیں قرآنی دعائیں ہی ہیں اور اس کے علاوہ اور بھی دعائیں جو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھائیں اور ہم تک بھی پہنچیں۔ آپ ﷺ کے پاک دل میں جو انسانی ہمدردی کا جوش تھا کہ لوگ اپنے خالق کو پہچانیں اور اس کی رحمت کے طالب ہو کر اس کے غضب سے دور رہیں، آپ ﷺ کی دعائیں بھی اسی کا ایک حصہ ہیں۔ قرآن حکیم کا تاکیدی فرمان ہے۔"اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ " یعنی مجھ سے مانگو، میں عطا کروں گا (سورۃ المومن آیت: 61)اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگنی چاہیے دعاؤں کی قبولیت سے اس کی ہستی پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

خیر وبرکت کے لیے دعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَ لُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ،وَنَعُوْ ذُ بِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ،وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ۔ (ترمذی کتاب الدعوات) اے اللہ!ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

فقر اور ظلم سے بچنے کی دعا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِوَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْأُظْلَمَ (ابوداوٗد، نسائی) اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں محتاجی، تنگدستی اور ذلت سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی پر ظلم کروں۔

بیماری سے نجات کی دعا: رَبِّ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّوَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ(الأنبياء : 83) اے میرے رب مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

غم وعاجزی اور بخل سے بچنے کی دعا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ،وَالعَجْزِوَالكَسَلِ، وَالبُخْلِ،وَالجُبْنِ،وَضَلَعِ الدَّيْنِ،وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔(بخاری و مسلم) اے اللہ!میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے، عاجزی و کمزوری سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔

نعم البدل کے لیے دعا: إِنَّالِلّٰهِ وَإِنَّاإِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰھُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًامِنْهَا (مسلم)۔ ہم سب اللہ کے لیے ہیں، اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں، یا اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلہ میں اس سے اچھی عنایت فرما۔

نکاح پر برکت کی دعا: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَافِی الْخَیْرِ (جامع الترمذی کتاب نکاح) اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کو نیکی پر جمع کرے۔

مصیبت سے اللہ تعالی کی پناہ میں آنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ إِنّیٓ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ (صحیح مسلم: جلد سوم) اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں، تیری نعمت کے زوال (چھن جانے سے) تیری دی ہوئی عافیت کے ختم ہو جانے سے، تیرے اچانک انتقام سے، اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔

غیر نفع بخش دعا اور عمل سے بچنے کی دعا: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (صحیح مسلم: جلد سوم) اے اللہ میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع دینے والا نہ ہوں اور ایسے دل سے جو ڈرنے والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر ہونے والا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول ہونے والی نہ ہو۔

دینِ اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا: يَامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ (جامع الترمذی) اے دلوں کے پھیرنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

اپنے عمل کے شر سے بچنے کی دعا: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّمَاعَمِلْتُ،وَمِنْ شَرِّمَالَمْ أَعْمَلْ (صحیح مسلم) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان اعمال کی برائی سے جو میں نے کیے اور ان اعمال کی برائی سے جو میں نے نہیں کیے۔

آغاز و انجام کے نیک ہونے اور نصرت الٰہی کی دعا: رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا (بنی اسرائیل، 81) اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لیے طاقتور مدد گار عطا کر۔

ہم و غم کو دور کرنے کی دعا: حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (سورة التوبة :129) مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

(ماخذ: ادعیۃ القرآن)

تحریک جدید اور وقف جدید کے مالی قربانیوں کے واقعات

(امتہ الحلیم عامرہ مجلس للّٰہ ستروم)

فَاتَّقُوااللہَ مَااسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرً الِّاَنْفُسِکُمْ ط وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔اِنْ تُقْرِضُوااللہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ط وَاللہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ۔ (سورۃ التغابن آیت 17-18)

ترجمہ: ”پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دوگے (تو) وہ اُسے تمہارے لیے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔“

پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردّد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیناچاہیے کیونکہ یہ مالی قربانی جو مومن کرتے ہیں ایک نیک مقصد کے لیے ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دور میں تحریک جدید اور وقف جدید کا آغاز ہوا۔ تحریک جدید کا آغاز 1934ء جبکہ وقف جدید کی تحریک 27 دسمبر 1957ء میں جاری کی گئی۔ ان تحریکات کے تحت سر انجام دیے جانے والی خدمات میں سے چند ایک یہ ہیں۔ تبلیغ اسلام کی اشاعت، مبلغین کی تیاری اور ان کو میدانِ عمل میں بھیجنا، سکولوں کا قیام، مشن ہاؤسز کی تعمیر، مساجد کی تعمیر، ہسپتالوں کا قیام اور دوسرے انسانی خدمات کے کام ہیں۔ غرض اسی طرح کے مختلف کام ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں اور آج دنیا کے نقشے پر حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لیے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے۔ احمدی اس بات کا کامل ادراک رکھتے ہیں جو بات ایک حدیث قدسی میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے آدم کے بیٹے! تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کرا کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خدشہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کے چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا اس دن جب تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔“

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 352 حدیث نمبر 16021 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت 1985ء)

اب آپ کے سامنے تحریک جدید اور وقف جدید میں قربانی کرنے والوں کے چند واقعات پیش کرتی ہوں کہ کس طرح انہوں نے خلوص اور محبت سے سرشار ہو کر قربانیاں پیش کیں اور خدا تعالیٰ نے ان کو کیسے کیسے نوازا۔

تحریک جدید

نائیجیریا کی ایک جماعت اوکینے(Okene) کے صدر صاحب لکھتے ہیں۔ خاکسار کچھ عرصہ مالی مشکلات کا شکار رہا اس کی وجہ سے کافی پریشانی ہوئی۔ پھر ایک دن مجھے خیال آیا کہ خاکسار نے تین ماہ سے چندہ ادا نہیں کیا۔ ممکن ہے اسی سبب خاکسار اس مالی پریشانی میں مبتلا ہو۔ اس پر مَیں نے تین ماہ بعد چار ہزار نائرہ چندہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ماہ خاکسار نے ایک قطعہ زمین بیچا جس پر میرے مولیٰ کریم نے آٹھ لاکھ نائرہ منافع عطا فرمایا۔ اس وقت میرے ایمان کو جہاں مزید تقویت ملی وہیں یہ بات بھی سمجھ آئی کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ اگر اس کی راہ میں قربانی کرو گے تو وہ ضرور کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس لوٹائے گا اب انہوں نے کوگی (Kogi) سٹیٹ کے کیپیٹل لوکوجا (Lokoja) میں جماعت کو مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک بہت بڑا پلاٹ لے کر دیا ہے۔

(خطبہ جمعہ 7 نومبر 2014ء فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

نکورو کینیا سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ابو بکر کیبی صاحب جو اس وقت وہاں کے صدر جماعت ہیں اور کینیا ڈیفنس فورسز میں بطور سارجنٹ کام کرتے ہیں بہت مخلص احمدی ہیں۔ باوجود مسجد سے دور کینٹ ایریا میں رہنے کے باقاعدگی سے لمبا سفر طے کر کے جمعہ کی نماز پہ ضرور حاضر ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اپنی تین بیٹیوں کو بھی لے کر آئیں اور لاتے ہیں۔ کینٹ میں اپنے گھر میں خاص طور پر ایم ٹی اے کی ڈش لگوائی ہوئی ہے۔ خود بھی اور اپنے ساتھ کام کرنے والے فوجیوں کو بھی اکثر ایم ٹی اے کے پروگرام دکھاتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں کچھ عرصہ سے ہر خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی اہمیت کو اجاگر کر رہا تھا۔ چند روز قبل جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے مربی صاحب سے بیان کیا کہ میری بچیاں بھی خطبہ سُنتی ہیں اور دوران ماہ ایک مہمان ان کے گھر آئے اور واپس جاتے ہوئے میری چھوٹی بیٹی سمیرا جس کی عمر ابھی صرف پانچ سال ہے۔ اس کے ہاتھ میں پچیس شلنگ پکڑا گئے۔ جب مہمان چلا گیا تو یہ بچی اپنے باپ کے پاس آئی اور بیس شلنگ مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ میری طرف سے چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیں اور باقی پانچ شلنگ کی مَیں کچھ کھانے کی چیزیں لے لوں گی۔ (خطبہ جمعہ 3 نومبر 2017ء، فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

وقف جدید

وقف جدید کی تحریک صرف پاکستان کے احمدیوں کے لیے جاری کی گئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وقف جدید کی تحریک بنائی تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو ممبر مقرر فرمایا اور آپ کو جو ہدایات دیں وہ خاص طور پر دو باتوں پر زور دینے کے لیے تھیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان کی دیہاتی جماعتوں کی تربیت کی طرف توجہ دی جائے اور دوسرے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کا کام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1985ء میں یہ تحریک تمام دنیا کے لیے کر دی تھی۔

لائبیریا کی ایک مثال ہے وہاں بومی کاؤنٹی ہے۔ معلم کہتے ہیں کہ وقف جدید کی وصولی کے لیے نومبائعین کی ایک جماعت فومبا(FOMBA) ہے۔ میں وہاں گیا مقامی امام سے ملاقات کے بعد ایک اجتماعی پروگرام منعقد کیا جس میں گاؤں کی اکثریت شامل ہوئی۔ احباب کو وقف جدید کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے بتایا گیا۔ پروگرام کے بعد احباب سے انفرادی طور پر ان کے گھروں میں جا کر بھی وصولی کی۔ ایک خادم کے گھر گیا۔ اس کے گھر پہ کچھ نہیں تھا۔ اس کی والدہ نے معذرت کی کہ ابھی چندہ کے پیسے نہیں ہیں بعد میں کسی وقت دے دیں گے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ خادم

دوڑتا ہوا آیا اور کہا یہ دو سو پچاس لائبیرین ڈالر ہیں جو مجھے میرے والد نے سکول کی فیس کے لیے دیئے تھے یہ میں چندہ میں دے دیتا ہوں تا کہ ہمارا گھر اس تحریک سے محروم نہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد وہی خادم میرے سینٹر میں آیا اور بتایا کہ آپ کے جانے کے دو دن بعد ہی مجھے پیغام ملا کہ میرے کسی رشتہ دار نے میری سکول کی ضروریات کے لیے دو سو پچاس لائبیرین ڈالر کی رقم بھیجی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے اپنی فیس بھی ادا کر دی اور دوسری ضرورت کی اشیاء بھی خریدیں۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے میری قربانی سے دس گنا بڑھ کے نوازا ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں میں ایمان اور یقین پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو یہاں نوازتا ہے تو اگلے جہان کے جو وعدے ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا کرے گا جہاں یہ حساب جمع ہو رہا ہے۔

اسی طرح ماریشس سے ایک خاتون مس شبریز صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں مجھے اپنے والدین کی طرف سے سالگرہ کے تحفہ کے طور پر رقم ملی۔ میں نے وقف جدید اور تحریک جدید میں پانچ پانچ سو روپیہ دینے کا فیصلہ کیا جو میں نے ایک لفافے میں رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت بیماری کے دور سے گزر رہی تھی اس دوران میرے ایک چچا اور میری کزن مجھے ملنے آئے، دونوں نے مجھے لفافے دیئے اور ہر ایک میں پانچ پانچ ہزار تھے۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے دس گنا زیادہ انعام دیا ہے۔ (خطبہ جمعہ 6 جنوری 2023ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

انڈیا سے نائب ناظم مال وقف جدید لکھتے ہیں کہ صوبہ اتر پردیش کے مالی دورے کے دوران محمد فرید انور صاحب سیکرٹری مال کانپور سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا وعدہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی شام اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ شام کو گھر پہنچا تو موصوف نے بتایا کہ ان کی آٹھ سالہ بیٹی دو دن سے خاکسار کا انتظار کر رہی تھی۔ بچی کا نام سجیلہ ہے چنانچہ سجیلہ خاموشی سے اندر کمرے میں گئی اور تھوڑی دیر بعد جب باہر آئی تو ہاتھ میں غلّہ تھا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے پورے سال میں اس میں چندہ دینے کے لیے رقم جمع کی ہے۔ آپ اس سے ساری رقم نکال لیں اور رسید دے دیں۔ اس میں سات سو پینتیس (735) روپے تھے۔ کہتے ہیں مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ ایک آٹھ سال کی بچی ہے اور اللہ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہے اپنا وعدہ وقف جدید کے لیے خود لکھوا کر اس کی ادائیگی اپنے وعدہ سے زیادہ کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور لگا کر وصول کرتی ہیں اور یہاں ہم رضا اور ارادے پر چھوڑتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ بندے کی مرضی پر چھوڑ کر پھر اس کا اجر بھی بے حساب دیتا ہے پابند نہیں کر رہا کہ اتنا ضرور دینا ہے۔ چھوڑ بھی بندے کی مرضی پہ رہا ہے ساتھ فرما رہا ہے کہ جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر بھی دونگا۔ صرف یہ ہے کہ خرچ کرنے والے کی نیت نیک ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ سستا اور عمدہ سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

وہی مالوں کی قربانی پہ ہو سکتے ہیں آمادہ

ہیں جن کی ہمتیں عالی۔ ہے جن کی زندگی سادہ (از بخار دل: ص:143)

نئی صدی میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں

(سعدیہ جاوید مجلس بیت النصر)

شکر الحمدللہ کہ امسال لجنہ ہماری تنظیم یعنی لجنہ اماء اللہ کے قیام کو سو سال پورے ہوئے شکر گذاری اوراحسان مندی کے جذبات کا اظہاراس لیے بھی بہت ضروری ہے کہ اس تمام عرصہ میں ہم نے بہت کچھ سیکھا، بہت کچھ پایا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ یہ تنظیم خلفاءاحمدیت کی زیر نگرانی اپنی منازل طے کرتی چلی گئی اوراللہ کے فضل وکرم سے ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جائے گی۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جہاں یہ خوشی کے اظہار کا موقع ہے وہیں یہ ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے کا موقع بھی ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی خوشنودی کے جذبات خداتعالیٰ کے حضور شکرانے کے رنگ میں پیش کریں۔حقیقی خوشی کا اظہار تو یہ ہے کہ ہم لجنہ کی ممبرات ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوں جن مقاصد کے حصول کے لیے اس تنظیم کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم اپنا عمل، کرداراوراسلامی تعلیمات دنیا کو دکھا کر صحیح نمائندگی کا حق ادا کریں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ہمیں اپنی تعلیمات کا علم ہو اور ہم اپنے بچوں کو بھی اس کا علم دے سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ لجنہ یوکے اجتماع پر ہمیں توجہ دلائی اورارشاد فرمایا کہ آپ سوسالہ تقریبات پر چالیس یاپچاس فیصد لجنہ کا اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جانے پر مطمئن نہیں ہوسکتیں بلکہ یہ جوبلی تب ہی مفید ہو گی جب کہ آپ کی سو فیصد تعداد اسلام پر مکمل عمل پیرا ہو گی۔تب ہی آپ اصل جشن منارہی ہوں گی اور تب ہی آپ کامیابی سے اپنے آپ کو اوراپنی نسلوں کو محفوظ کر رہی ہوں گی۔اپنے دین پر عمل کرنے میں کبھی احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔چاہے آپ کا شوہر ہی آپ کو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے روک رہا ہو تو آپ نے بغیر سمجھوتے کے دین پر عمل کرنا ہے۔تب ہی آپ اپنے خاوندوں کی بھی اوراپنی اگلی نسلوں کی بھی ٹھیک تربیت کرنے والی ہوں گی اور تبھی آپ اسلام اوراحمدیت کی حقیقی ترویج کر رہی ہوں گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2023ء ص:3)

تاریخ اسلام ان مسلمان خواتین کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔جہاں انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا اوراپنے پیچھے ایسی نسلیں چھوڑیں جنہوں نے اسلام کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا اور کبھی بھی اسلام کی تعلیمات اوراپنے اس عہد سے پیچھے نہیں ہٹیں جو انہوں نے اللہ اوراس کے رسول اور خلفاء سے کیا۔آنحضرت ﷺ کے دورِ مبارک میں مسلمان عورتوں کی قربانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔مسلمان عورتوں نے قربانیوں کی وہ مثالیں قائم کیں جن کی نظیر پیش کرنے سے دنیا آج بھی قاصر ہے۔ہم نے بھی تو وقت کے امام کو مانا ہے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلافت کے سلسلے کی بیعت کی توفیق پائی ہے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ لجنہ کے عہد میں بھی تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ذکر ہے۔اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم دین کو دنیا پر مقدم کر رہی

ہیں یا نہیں اور کیا ہم بچوں کی اس رنگ میں تربیت کر رہی ہیں؟ اور ہم اپنی دنیا کی مصروفیات میں کتنا وقت جماعت کو دیتے ہیں؟ کیا ہم ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں ارشاد فرمایا ہو سکتا ہے کہ آپ میں سے بعض یہ سوچیں کہ اس دور میں قربانی سے کیا مراد ہے؟ تو یاد رکھیں !اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل پیرا ہونا ہی اس دور میں اصل قربانی ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہی قربانی ہے۔ آج کے ماحول میں نام نہاد آزادی کے علمبردار لوگ گمراہی کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے لیے ان کے یہ عمل انتہائی خطرناک ہیں۔ پس اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرنا اور اُنہیں اچھے برے کی تمیز سکھانا ہی بہت بڑا چیلنج ہے جو احمدی خواتین کو درپیش ہے اور آپ کو اس چیلنج سے نبرد آزما ہونا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2023ء صفحہ 2:)

حقیقت بھی یہی ہے اس وقت کہ آزادی کے نام پر دجال نے اپنے پر پوری طرح پھیلا دیئے ہیں اور اس خوبصورتی سے اس کو مختلف عنوانات دیے ہیں کہ لوگ بلا سوچے سمجھے اس میں جکڑتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں اپنی روزمرہ کی زندگی میں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے۔ اور اس نئ صدی کی یہ بہت بڑی اور نہایت اہم ذمہ داری ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لجنہ کی تنظیم قائم کرنے کے پیش نظر یہی مقاصد تھے کہ اس دور میں بھی احمدی خواتین آگے آئیں تو احمدیت بہت تیزی سے ترقی کرے گی۔ اس لیے ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے دین کو دوسروں تک پہنچائیں۔ آنے والی نسلوں کی بہترین تربیت کریں۔ صحیح اسلامی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچائیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ آج علم اور دعا ہی دو ہتھیار ہیں جو اسلام کو پھیلانے میں مددگار ہوں گے تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے پڑیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ یوکے سے اجتماع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے لجنہ کے فرائض پر ارشاد فرمایا کہ دینی فرائض کی انجام دہی میں عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو بطور زوج کے پیدا کیا ہے، یعنی یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور یوں ان دونوں کے فرائض و ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں۔ ہاں! یہ درست ہے کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق دونوں کی اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی مرد تو گھر کی مالی ضروریات پوری کرنے کا مکلف ہے اور عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھر کی دیکھ بھال کرے اور بچوں کی عمدہ تربیت کرے۔

آج کے دور میں بھی ہر احمدی عورت کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کیا ان میں بھی وہی جذبہ ہے وہی تقویٰ ہے؟ ان کی روحانیت کے بھی وہی معیار ہیں؟ عبادات کے بھی وہی معیار ہیں؟ کیا وہ اپنے فرائض اُسی طرح ادا کر رہی ہیں جس طرح قرونِ اولیٰ کی عورتوں نے قربانیاں دیں اور اپنے فرائض ادا کیے۔ جرمنی کے جلسے میں بھی مَیں نے یہ مثالیں دی تھیں۔ یہ وہ عورتیں تھیں جن کی زندگیاں جہالت سے نکل کر نور سے بھر گئیں اور اس کی وجہ محض خدا تعالیٰ کے احکامات اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا تھا۔ (انٹرنیشنل الفضل 28 ستمبر 2023ء صفحہ 3:)

اب اجتماع کے اختتام پر جب آپ واپس جا رہی ہیں تو آپ نے تمام باتوں پر عمل کرنا ہے اور اب یہ جو نئی صدی کا باب کھل رہا ہے تو اللہ کرے کہ لجنہ کی آئندہ صدی میں آپ کو دوراول کی خواتین کی طرح نمونہ کے طور پر پیش کیا جائے کہ یہ احمدی خواتین ہیں جنہوں نے خدا اور اس کے رسول اور دین کی خاطر قربانی کرکے اسلام اور احمدیت کو دنیا میں ترقی دینے میں عظیم الشان کردار ادا کیا ہے۔ (انٹرنیشنل الفضل 28 ستمبر 2023ء صفحہ:3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودات ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔ جب مقاصد اتنے عظیم اور شاندار ہوں تو تیاری بھی اسی حساب سے کرنی پڑے گی۔ جب بھی دوسرے لوگوں کو تعارف کرانا پڑا کہ ہماری تنظیم کو سو سال ہو گئے ہیں تو ساتھ اپنے محاسبہ کا بھی خیال آتا رہا ایک دوررس قوم صرف اپنے حال پر ہی نظر نہیں رکھتی بلکہ اپنے ٹاسک اور ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برآ ہوتی ہے۔ چند بنیادی باتیں نماز کی پابندی، روزانہ قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل، پردہ، باحیا لباس، جماعت سے مضبوط تعلق، اللہ کے حقوق اور اسکے بندوں کے حقوق وغیرہ ہیں۔ اللہ کرے ہم ان تمام ارشادات پر عمل کرنے والی ہوں اور ان توقعات پر پورا اترنے کی توفیق پائیں جو خلفاء احمدیت نے ہم سے کیں ہیں۔ آمین ثم آمین۔

دعائیہ اعلانات

- اشاعت ٹیم کی تمام ممبرات اور لکھاریوں کی صحت و سلامتی، لجنہ گروپ اے کی بچیوں، واقفات اور ناصرات کی دینی و دنیاوی کامیابیوں اور نیک نصیب کے لیے درخواست دعا ہے۔
- محترمہ سرور مبارک صاحبہ لکھتی ہیں کہ میری بیٹی فیضیہ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے۔ بچے کا نام معاذ انور خاں رکھا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ آپ سب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ اور جماعت کے لیے سلطان نصیر بنائے۔ آمین

ایک پُکار

کیا التجا کروں کہ مجسّم دعا ہوں مَیں
سرتا بہ پا سوال ہوں سائل نہیں ہوں مَیں

میری خطائیں سب ترے غفراں نے ڈھانپ لیں
اب بھی نگاہ لطف کے قابل نہیں ہوں مَیں

وحشت مری نہیں ابھی ہم پایہ جنوں
اہل خرد پہ بار ہوں عاقل نہیں ہوں مَیں

میرا کوئی نہیں ہے ٹھکانہ ترے سوا
تیرے سوا کسی کے بھی قابل نہیں ہوں مَیں

مٹتی ہوئی خودی نے پکارا کہ اے خدا!
آجا کہ تیری راہ میں حائل نہیں ہوں مَیں

یہ راگ دل کا راز ہے سن درد آشنا
کچھ ہم نوائے شورِ عنادل نہیں ہوں مَیں

(از درِ عدن: ص: 73۔74)

سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(طاہرہ پروین مجلس نتیدال)

ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے — میری اولاد سب تیری عطا ہے

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی — فسبحان الذی اخذی العادی

تمہید

آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح ومہدی کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی کہ "یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ" یعنی شادی کرے گا اوراس کی اولاد ہوگی۔ دنیا میں آنے والے ہزاروں لوگ شادی کرتے ہیں اوران کی اولاد ہوتی ہے مگر آپ ﷺ کا چودہ سو سال قبل مہدی کی شادی اوراولاد کا ذکر فرمانا یہ بتاتا ہے کہ وہ اولاد کوئی عام اولاد نہیں ہوگی بلکہ ان میں سے ہر ایک خداتعالیٰ کی تائیدونصرت والا چمکتا دھمکتا ستارہ ہوگا۔انہی روشن وجودوں میں سے ایک وجود حضرت نواب مبارکہ بیگم کا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے وحی الٰہی کے مطابق اس بابرکت گھرانے میں آنکھ کھولی۔آپ کے بارے میں الہامات کا سلسلہ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی شروع ہوگیا تھا۔جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے مجھے ایک لڑکی کی بشارت دی اوراس کی نسبت فرمایا "تُنَشَّاءُ فِی الْحِلْیَةِ "یعنی نہ خوردسالی میں فوت ہوگی اورنہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 1227)

پیدائش

آپ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کے پہلے پہر پیدا ہوئیں۔آپ مسیح الزماں کی تربیت میں پرورش پانے والی ایک پاک روح اور حقیقت میں صالحات اور قانتات کی مکمل تصویر تھیں۔آپ نے جوکچھ حضور سے سیکھا اس پرخود بھی عمل کیا اور ہمارے لیے بھی ایک عملی نمونہ پیش کردیا۔آپ پر اپنے بزرگ والدین کی عبادات کا گہرا اثر تھا۔بہت چھوٹی عمر سے تہجد پڑھنے لگ گئیں تھیں۔چار سال کی عمر میں اپنے بزرگوں سے کہتیں کہ مجھے تہجد کے لیے اٹھادیا کریں۔

(سیرت وسوانح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 145)

آپ کو بچپن سے ہی خدا کی ذات سے محبت کا تعلق تھا اور عبادات سے لگاؤ تھا اور چھوٹی عمر ہی سے الہامات اوررؤیائے صادقہ کے سلسلہ کا آغاز ہوگیا تھا۔آپؓ فرماتی ہیں: بچپن کا سب سے پہلا خواب جو مجھے یاد ہے وہ یہ تھا کہ ایک چاند چکر لگا رہا ہے اور مجھ سے باتیں کرتا ہے۔چاند نے کہا اللہ پر توکل کرو۔دن کے وقت میں نے مبارک احمد کو بتایا کہ چاند نے مجھ سے باتیں کیں۔ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔مبارک نے کہا آپا سے تو چاند باتیں کرتا ہے۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استفسار فرمایا تو پھر میں نے اپنا خواب سنایا۔آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت اپنی ایک چھوٹے سائز کی الہامات اوررؤیا کی کاپی میں لکھ لیا تھا۔

(مصباح جنوری 1978 تحریرات مبارکہ ایڈیشن 3 صفحہ 58)

بچپن

آنکھ کھولی تو" جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآء " کی صورت میں ایک شفیق اور محب باپ کا منور چہرہ دیکھا اور سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین کے مبارک ہاتھوں میں پرورش پائی۔ چونکہ آپ بچپن میں ہی صاحب رؤیا وکشوف تھیں، لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو بچپن میں دعا کے لیے فرماتے اور خدا تعالیٰ آپ کو رؤیا صادقہ کے ذریعے جواب دیتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر دعا کو کہتے۔ یہ نہیں کہ میں بڑی اور بزرگ تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطلب دعا سکھانا اور دلوں میں بٹھا دینا تھا۔ آپ نے مجھ سے کہا: ایک خاص بات ہے دعا کرو، رات کو دو نفل پڑھو، دعا کرو کہ جو معاملہ میرے دل میں ہے اس کے متعلق تم کو کچھ اشارہ ہو جائے۔ میں نے دعا کی اور اسی شب خواب دیکھا اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنایا (تحریرات مبارکہ ایڈیشن ۳ صفحہ 281)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے متعلق فرمایا کہ میری یہ بچی بہت خواب دیکھتی ہے۔ کثرت سے یہ خوابیں سچی نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت اعلیٰ پائے کی ذہانت عطا فرمائی تھی۔ آپ نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن شریف مکمل کر لیا تھا۔ ایک مرتبہ حضور نے خواب میں دیکھا کہ مبارکہ پنجابی میں بول رہی ہے کہ مینوں کوئی نیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی جس نے ایہہ مصیبت پائی یعنی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود بہت برکتوں والا ہوگا۔ (تذکرہ ایڈیشن پنجم صفحہ 277) بچپن میں ہی رب کائنات کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر خاص نظر کرم تھی۔ آپ جس چیز کی خواہش کرتی انتظام ہو جاتا تھا ایک دفعہ آپ نے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیچیوں کی فرمائش کی جس پر حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ڈانٹا کہ اس وقت قادیان میں لیچیاں کہاں سے آئیں گی؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہو کر کمرہ میں چلیں گئیں۔ کچھ ہی دیر بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو دونوں ہاتھوں میں اٹھائے باہر لائے اور لیچیوں سے بھرے ٹوکرے کے پاس بٹھا کر کہا لو کھاؤ اور حضرت اماں جان سے فرمایا کہ دیکھو جو یہ چیز مانگتی ہے اللہ تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔

(تحریرات مبارکہ ایڈیشن 3 ص، 218-219)

تعلیم

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی۔ گھر میں ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں مہارت حاصل کی۔ درعدن جیسا اعلیٰ پائے کا کلام آپ کی اردو زبان میں مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مختلف بزرگان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اب اردو تمہاری اچھی ہو گئی ہے۔ فارسی میں خود پڑھا دیا کروں گا۔ غرض یہ شرف بھی مجھے حاصل ہے کہ چند روز خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فارسی پڑھائی۔ پھر آپ نے فرمایا: مجھے کام بہت ہوتا ہے۔ نہیں چاہتا کہ تمہاری تعلیم میں ناغہ ہو۔ مولوی صاحب سے کہو کہ فارسی بھی پڑھا دیا کریں پھر بعد وصال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد خلافت بھی پڑھاتے رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرآن کریم سے دلی محبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی آپا آصفہ مسعودہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ صبح شام آپ تلاوت قرآن کریم کرتیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یقین تھا کہ قرآن کریم کی تعلیمات پر سچے دل سے عمل ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا باعث ہے۔ (سیرت و سوانح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صفحہ 166)

والدین سے حسن سلوک

باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اماں جان آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور نازبرداریاں اٹھاتے تھے۔ مگر اس سب کے باوجود آپ نے پیار کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا بلکہ آپ اپنے والدین کا بے حد احترام کرتیں۔ جب کبھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ناراض ہو جاتیں منانے پر فوراً مان جاتیں، کبھی ضد نہ کی۔ وفات کے بعد بھی اپنے والدین کا خاص تذکرہ کرتیں۔ حضرت اماں جان سے بے حد محبت بھی ہر وقت کے ذکر سے ظاہر ہوتی تھی، کبھی نصیحت کرتے ہوئے مثال دے دی، کبھی اپنا کوئی واقعہ سنایا۔ایک دفعہ گھر کی کسی لڑکی نے اپنے بیٹے کو مٹی میں کھیلنے سے روکا تو فرمانے لگیں: **"کھیلنے دو! حضرت اماں جان فرمایا کرتی تھیں کہ پھکے گھٹا ہووے کتا"** (مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی از امتہ الشکور، ص 97)

شادی اور اولاد

آپ کا نکاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے ہو چکا تھا، جن کو اللہ تعالیٰ نے حجتہ اللہ کے خطاب سے نوازا۔ اور شادی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی سنت نبوی کی ایک اعلیٰ مثال تھی۔ آج کے دور میں جہاں شادی بیاہ میں نمائش، دکھاوا اور مقابلہ بازی کی رسومات گلے کا طوق بن چکی ہیں وہاں معاشرے کے مروجہ رسم ورواج کے برعکس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی نہایت سادگی سے ہوئی اور حضرت اماں جان تمام رسوم کو پس پشت ڈال کر اپنی لاڈلی بیٹی کو خود نواب صاحب کے گھر چھوڑ آئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرا رخصتانہ 14 مارچ 1909ء کو حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ کے ہاتھوں اور حضرت خلیفتہ المسیح الاول کی دعا کے ساتھ نہایت سادگی کے ساتھ عمل میں آیا۔ آپ کے 5 بچے ہوئے جن میں 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں تھیں۔ (سیرت وسوانح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 110) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جب شادی ہو کر آئیں تو اپنی عمر سے بڑی بیٹی اور تین بڑے بیٹے ملے، مگر دنیا داری میں بعض دفعہ سگے رشتوں میں حسد اور بغض جگہ پا لیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وجود ان سب باتوں سے پاک تھا۔ آپ نے تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنے گھر میں پاکیزہ ماحول کو پروان چڑھایا۔ گھر میں اپنی پہلی اولاد کے لیے بھی لفظ سوتیلہ بولنے کی اجازت نہ تھی۔ حضرت بوزینب صاحبہ جو پہلی اولاد میں سے تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارہ میں فرماتی ہیں: جب بیاہ کے ہمارے گھر آئیں تو بہت چھوٹی عمر تھی لیکن کبھی کوئی ایسی بات نہ کی جو بچوں کے لیے تکلیف دہ ہو۔ بلکہ بہت خیال رکھتی تھیں۔ غرض آپ کا گھر ایک کامیاب شادی کا نمونہ تھا۔ (حضرت زینب صاحبہ صفحہ 91)

خوب صورت وسیرت بیوی

نواب صاحب خدا تعالیٰ کی اس نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کے بہت شکر گزار ہوتے۔ نواب صاحب اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں کہ **"پھر صورت کے لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے بھی حالت معزز ہے اور سیرت کے لحاظ سے کس باپ کی بیٹی ہیں۔ بس نہایت پیارا انداز اور عجیب دلکش طبیعت ہے۔ محبت کرنے والی بیوی ہیں پھر مجھ کو کیوں نہ محبوب ہوں؟"** (مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی از امتہ الشکور، ص 99) آپ ایک بے مثال محبت کرنے والی اور خدمت کرنے والی بیوی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی ہونے کے ناطے حضرت نواب صاحب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت عزت اور قدر کرتے تھے۔ لیکن اس محبت اور عزت کے باوجود آپ نے کبھی اس سلوک سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا اور ہمیشہ اپنے خاوند کے عزت و احترام کا خیال

رکھا۔ جن باتوں کو وہ پسند نہ کرتے ان کی حاضری یا غیر حاضری میں ہمیشہ ان باتوں سے احتراز کرتی رہیں۔ اپنے بچوں کو بھی یہی سکھایا: دیکھو تمہارے ابا میاں کو یہ بات پسند نہیں اس کا خیال رکھو۔ (مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی صفحہ 91)

سسرالی رشتہ داروں سے حسن سلوک

آپ تمام سسرالی رشتہ داروں سے محبت کا سلوک رکھتیں، آپ کے دیور نواب ذوالفقار علی خان کی اولاد ہمیشہ بے حد احترام اور پیار سے آپ کو یاد کرتی ہے بلکہ ان کی دونوں بیٹیاں تو اپنی تائی جی کو اپنا دوست مانتیں، اپنا ہر دکھ سکھ، راز داری، تائی جی سے ہوتی۔ دیگر سسرالی عزیز بھی آپ کی صفات کی وجہ سے آپ کا احترام کرتے اور ذاتی مسائل میں آپ سے ہی مشورے کرتے تھے۔

آپ کا اعلیٰ علمی وادبی ذوق

آپ کا علمی وادبی ذوق نہایت بلند تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت بھی عطا فرمائی تھی۔ آپ کی شاعری نفیس، پاکیزہ، شگفتہ، سوزوگداز اور روحانیت سے معمور تھی جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر سوز دعاؤں اور حضرت اماں جان کی حسن تربیت کا فیض تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرش پہ تشریف رکھتے ہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس میرے قلم دان کا ایک ٹکڑا بھی ہوگا خدا تعالیٰ اس کے علم میں برکت دے گا۔ پاس ہی میں کھڑی تھی۔ میں نے کہا ابا مجھے دے دیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے قلم دان کا ٹکڑا مجھے پکڑا دیا۔ میں نے پکڑا تو وہ نہایت سفید دودھ کی مانند ناریل کے ٹکڑوں کی مانند کئی ٹکڑے تھے جو مجھ سے سنبھل نہیں رہے تھے مگر میں نے گرنے نہیں دیا اور گود میں سنبھال لیا۔ (مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی صفحہ 106-107) **علم میں برکت کا یہ فیض آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** کے کلام اور تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک اعلیٰ پائے کی شاعرہ اور ادیب تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحریریں بہت سادہ اور بے ساختہ اور دلچسپ ہوتیں، جن سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعلیٰ علمی و ادبی ذوق کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شاعری کمال ہے۔ جو عشق الٰہی اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی نظر آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت پھوپھی جان کی نظمیں آپ دیکھیں۔ آپ حیران ہوں گی کہ اس دور کے بڑے بڑے شاعر بھی فصاحت وبلاغت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقابلہ نہیں کرتے۔ (سیرت سوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ صفحہ 135-136) شاعری کے متعلق آپ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ نے خواب دیکھا کہ میاں مرحوم پلنگ پہ لیٹے ہیں اور میں بھی پاس ہوں۔ آنکھ کھول کر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کچھ اشعار کو پسند فرمایا ہے، اس پر تمہارے لیے ایک شعر فرمایا ہے وہ یہ ہے، **خیر ہے اور خیر رہے السلام علیکم**، گویا خدا تعالیٰ بھی آپ کے اشعار پر پسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے۔ (سیرت و سوانح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) آپ کو مقام خلافت کا بے حد احترام تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین خلفاء کا زمانہ دیکھا اور سب کا حد درجہ احترام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب بھی ذکر کرتیں تو بے حد محبت اور احترام کے ساتھ کرتیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتہائی محبت اور قریبی رشتہ کے باوجود ان کے خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد ان کے ادب واحترام میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے بھتیجے اور داماد بھی تھے رشتے اور عمر میں چھوٹا ہونے کے باوجود خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد آپ حضور کا ذکر بڑی عزت اور ادب سے کرتیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تمام تحریرات میں خواتین کو ہمیشہ خلافت سے مضبوط تعلق کی نصیحت فرمائی۔ اور نکتہ چینی اور

بد ظنی سے بچنے اور نظام جماعت کی مکمل اطاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: میں نے بہت چھوٹی عمر سے آج تک جو سنا دیکھا اور نتیجہ سامنے آیا وہ یہ ہے کہ معترضین کبھی پھولے نہ پھلے، خود بھی ڈوبے اور بہت کمزور طبائع کو ساتھ لے ڈوبے۔ احمدیت کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو گا۔ بہت دینی و روحانی ترقیات بھی ہوں گی اور دنیوی بھی۔ مگر خدا نہ کرے کہ آپ لوگ ان میں سے ہو جائیں جن کی زبان کے بے احتیاط وار نے ان کو گندی جڑی بوٹی کی مانند کانٹ چھانٹ کر اس باغ سے دور پھینک دیا ہو۔ خدا کے کام ہوتے رہیں گے اور ہوں گے مگر اس کے فضلوں کے وارث اس کا کام لینے کا دنیوی ذریعہ کیوں نہ ہم اور ہماری اولادیں ہوں۔ ڈریں اور ڈر کر ہی ہمیشہ زبان کھولیں۔ (تحریرات مبارکہ 340-341)

وفات

غرض آپ کی کیا کیا تعریف کی جائے، آپ تو خوبیوں کی مجسمہ تھیں۔ آپ کے حسن و سیرت کا الفاظ احاطہ نہیں کر سکتے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ سراپا محبت تھیں۔ ایک ایسا وجود جس نے تمام عمر سب سے اپنے تمام رشتوں سے محبتیں پائیں۔ ہاں، محبت لینے کا عادی ہار جاتا ہے، دینے کا نہیں، لیکن آپ تو خود سراپا محبت بن گئیں۔ سب جماعت کے لوگ، کیا اولاد، کیا خادم، کیا عزیز رشتہ دار، سب نے آپ کی محبت سے فیض پایا۔ آپ نے سب کیلئے بہت دعائیں کیں، اپنا ہو یا پرایا، آپ کی دعاؤں سے محروم نہ رہتا۔ آخر 22 اور 23 مئی 1977ء کی درمیانی شب بارہ بج کر پانچ منٹ پر یہ پیارا پیارا وجود ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گیا۔ آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بے حد و حساب درجات بلند کرے اور ہمیں آپ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سردی کے موسم سے بچاؤ کے چند نسخے

ملٹھی کا استعمال: طبی خصوصیات سے مالا مال یہ جڑی بوٹی **"ملٹھی"** زمانہ قدیم سے کھانسی کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اگر گلا خراب ہو، سوزش کی شکایت ہو یا پھر بہت کھانسی ہو تو ملٹھی چبانے سے آرام محسوس ہو گا۔

گڑ کا استعمال: گڑ چینی کی نسبت بہت زیادہ فائدہ کا حامل ہے۔ جب کہ موسم سرما میں یہ سب کے لیے بہترین گھریلو دوا ہے۔ پانی میں پسی ہوئی کالی مرچیں ڈال کر ابال لیں ابلنے کے بعد اس میں ہلدی اور گڑ کے کچھ ٹکڑے ڈال کر اچھی طرح مکس کریں یہاں تک کہ گڑ اس میں حل ہو جائے۔ یہ مکسچر موسم سرما میں مفید ہونے کے ساتھ ساتھ سینے کے انفیکشن سے چھٹکارا پانے کے لیے بھی نہایت اہم ہے۔

مصالحے والی چائے: مصالحے والی چائے سرد موسم میں آپ کو بہت آرام دیتی ہے۔ جس کے بنانے کا طریقہ بھی انتہائی آسان ہے۔ پانی میں چائے کی پتی ڈال کر ابال لیجئے اور اس میں اپنی پسند کے مطابق ادرک کے چند ٹکڑے، دار چینی کا ایک ٹکڑا، کالی مرچوں کے چند دانے اور سونف کا ایک چمچ ڈال کر ابال لیں۔ اس کو بغیر دودھ ڈالے نوش فرمائیے۔ آپ اس میں شہد کے ایک چمچ کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

دھنک کے رنگ آپ کے سنگ

حدیث نبوی ﷺ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا سیکھی:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ۔

اے میرے اللہ! تُو مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے شکر کا حق ادا کر سکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کر سکوں اور تیری باتوں پر عمل کر سکوں اور تیرے احکام کی پابندی کر سکوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ مَیں بکثرت یہ دعا مانگتا ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب من ادعیۃ النبی ﷺ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے: ”میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تو آپ رحم فرما مجھے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے۔“ (اخبار البدر جلد3 ص41،)

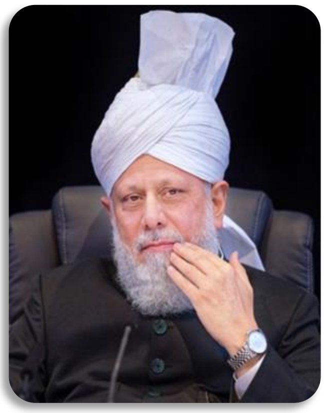

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”نیک اولاد ایک نعمت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہیے۔ اولاد ذرا بگڑ جائے تو ماں باپ کو بڑی فکر پیدا ہوتی ہے، حال خراب ہو جاتا ہے اس لیے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہماری اولادوں کی طرف سے ہمیں کسی قسم کے ابتلا کا سامنا نہ کرنا پڑے بلکہ ان میں ہمارے لیے برکت رکھ دے۔“ (خطبہ جمعہ 12 دسمبر 2003ء)

عشرہ مبشرہ کن کو کہتے ہیں؟ وہ دس صحابہ کرام جن کے جنتی ہونے کی خوشخبری نبی پاک ﷺ نے دنیا میں ہی سنا دی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ۔ حضرت طلحہ بن عبیدؓ۔ حضرت زبیر بن العوامؓ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ حضرت سعید بن زیدؓ۔ حضرت ابوعبیدہؓ۔

(ثمینہ حفیظ مجلس بیت النصر)

بریسٹ کینسر

(ڈاکٹر نبیلہ انور مجلس نتیدال)

بریسٹ یا چھاتی کا کینسر خواتین میں کینسر کی سب سے زیادہ عام شکل ہے۔ تشخیص سے پتہ چلتا ہے کہ علاج تیزی سے بہتر نتائج دیتا ہے جب چھاتی کا کینسر پھیلنے سے پہلے ہی اس کا پتہ چل جاتا ہے تو تقریباً ہر کوئی اس بیماری سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔اس بیماری سے متاثر ہونے والوں کے لیے زندہ رہنے کے امکانات مسلسل بہتر ہو رہے ہیں اور جو لوگ صحت یاب نہیں ہوتے وہ اس بیماری کے ساتھ زیادہ دیر تک زندہ رہتے ہیں۔پہلے کی تشخیص کے ساتھ ساتھ، حالیہ برسوں میں چھاتی کے کینسر کے علاج میں بڑی پیش رفت ہوئی ہے۔

چھاتی کا کینسر کیسے ہوتا ہے۔ کینسر اس وقت ہوتا ہے جب تغیرات نامی تبدیلیاں جین میں ہوتی ہیں جو خلیوں کی نشوونما کو منظم کرتی ہیں۔ تغیرات خلیوں کو غیر کنٹرول شدہ طریقے سے تقسیم اور ضرب لگانے دیتے ہیں۔ چھاتی کا کینسر وہ کینسر ہے جو چھاتی کے خلیوں میں تیار ہوتا ہے۔ عام طور پر، کینسر یا تو لوبولس یا چھاتی کی نالیوں میں بنتا ہے۔لوبول وہ غدود ہیں جو دودھ پیدا کرتے ہیں،اور نالیاں وہ راستے ہیں جو دودھ کو غدود سے نپل تک پہنچاتے ہیں۔کینسر چھاتی کے اندر فیٹی ٹشو یا ریشہ دار کنکشی ٹشو میں بھی ہو سکتا ہے۔کینسر کے بے قابو خلیات اکثر چھاتی کے دوسرے صحت مند ٹشو پر حملہ کرتے ہیں اور بازوؤں کے نیچے لمف نوڈس تک جا سکتے ہیں۔لمف نوڈس ایک بنیادی راستہ ہے جو کینسر کے خلیوں کو جسم کے دوسرے حصوں میں منتقل کرنے میں مدد کرتا ہے۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص۔ حالیہ دہائیوں میں چھاتی کے کینسر کے واقعات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔1958ء کے مقابلے،2022ء میں ناروے کی خواتین میں چھاتی کا کینسر دوگنا سے زیادہ تھا۔ متاثرہ خواتین میں پانچ میں سے چار افراد کی عمر 50 سے زیادہ ہے۔چھاتی کے کینسر کے واقعات میں اضافے کی ایک وجہ غالباً یہ ہے کہ ہم نے ایسے طریقے حاصل کر لیے ہیں جن کی مدد سے اس مرض کا پہلے ہی پتہ لگایا جا سکتا ہے۔بعض صورتوں میں یہ مکمل طور پر یقینی نہیں ہے کہ بہت ابتدائی مراحل میں پائی جانے والی تبدیلیاں کینسر میں تبدیل ہو جائیں گی۔لیکن زیادہ تر معاملات میں سفارشات یہ ہیں کہ ابتدائی مراحل کو دور کرنا اس وقت تک انتظار کرنے سے زیادہ محفوظ ہے جب تک کہ یہ زیادہ سنگین بیماری میں تبدیل نہ ہو جائے۔

وجوہات۔ زیادہ سے زیادہ خواتین میں چھاتی کا کینسر کیوں پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ کے بارے میں کوئی یقینی علم نہیں ہے۔تاہم ایسے عوامل کا علم ہے جو بیماری کے بڑھنے کے خطرے کو بڑھا اور کم کر سکتے ہیں۔یہ بتاتے ہیں کہ اس کی وجہ اکثر وراثت، ہارمونل عوامل اور طرز زندگی کے درمیان تعامل ہوتا ہے۔

خطرے کے عوامل۔ عمر، جنس، ہارمونل حالات (جلد حیض، دیر سے پہلی پیدائش، بے اولادی اور دیر سے رجونورتی، کئی سالوں سے رات اور شفٹ کا کام، رجونورتی کے بعد طویل مدت تک ایسٹروجن علاج، سینے کی ریڈیو تھراپی، برتھ کنٹرول گولیاں (بہت کم خطرہ، موٹاپا، پچھلا چھاتی کا کینسر، شراب نوشی، یہاں تک کہ تھوڑی مقدار میں بھی، وراثت / جین کے نقائص۔

خطرے کو کم کرنے والے عوامل۔ دودھ پلانا، باقاعدہ ورزش، صحت مند غذا، موٹاپہ سے بچاؤ، 20-25 سال کی عمر سے پہلے پہلے بچے کو جنم دینا شراب نوشی سے اجتناب۔

چھاتی کے کینسر کی علامات۔ چھاتی کے کینسر کی سب سے عام علامت ایک نیا ماس یا گانٹھ ہے۔بے قاعدہ کناروں کے ساتھ سخت، بے درد ماس کے کینسر ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ تاہم چھاتی کے کینسر نرم، ٹینڈر یا گول بھی ہو سکتے ہیں۔وہ تکلیف دہ بھی ہو سکتے ہیں۔ چھاتی کے کینسر کی کچھ دوسری علامات یہ ہیں جلد کی جلن یا ڈمپلنگ نپل

اندر کی طرف مڑ رہے ہیں چھاتی کے دودھ کے علاوہ نپل سے خارج ہونا، پوری چھاتی کی سوجن یا کچھ حصہ ،چاہے کوئی الگ گانٹھ محسوس نہ ہو، چھاتی یا نپل میں درد، نپل یا چھاتی کی جلد کی کھجلی، گاڑھا ہونا یالالی بعض اوقات، چھاتی کا کینسر کالر کی ہڈی کے آس پاس یا بازو کے نیچے لمف نوڈس میں پھیل سکتا ہے اوروہاں سوجن یا گانٹھ کا سبب بن سکتاہے، یہاں تک کہ چھاتی میں گانٹھ محسوس ہونے سے پہلے۔سوجن لمف نوڈس بھی چھاتی کے کینسر کی نشاندہی کر سکتی ہے۔

بریسٹ کاخود معائنہ کرنا۔ یہ سائنسی طور پر ثابت نہیں ہوا ہے کہ چھاتی اور بغلوں کا باقاعدہ، منظم خود معائنہ چھاتی کے کینسر میں بقا کو بہتر بناتا ہے۔اس کے باوجود، عام طور پر اپنے جسم کے بارے میں آگاہ ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔آپ کو اپنی چھاتی باقاعدگی سے دیکھنا اور محسوس کرنا چاہیے، تاکہ آپ اس کو جان سکیں اور کسی بھی تبدیلی کا جلد پتہ لگا سکیں۔اس کے لیے ماہواری سائیکل ختم ہونے کے 3 سے 4 دن بعد کا وقت بہترین ہے، ہاتھ سے چھو کر چھاتی اور بغل کو چیک کریں، کہیں بھی کوئی ابھار، تکلیف یا گلٹی محسوس ہو تو اسے توجہ کی ضرورت ہے۔آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر دیکھیں، دونوں چھاتیوں کی شکل، رنگ یا جلد میں فرق یا تبدیلی ۔کسی ایک یا دونوں چھاتیوں میں کھنچاؤ، جلد پہ جھریاں، یا گڑھے۔نپل کا اندر کی طرف جانا، نپل پہ خارش، سرخی یا کھنچاؤ۔نپل سے مواد بہنا بھی اس کی علامت ہو سکتی ہے۔

چھاتی کے کینسر کی تشخیص۔ اگر چھاتی کے کینسر کا شبہ ہے، تو اس کی مزید تحقیق کی جانی چاہیے۔اگر یہ شک کرنے کی وجہ ہے کہ نتائج چھاتی کے کینسر سے مطابقت رکھتے ہیں، تو آپ کو "Pakkeforløp for brystkreft" کیلئے بھیجا جائے گا، جو کینسر میں مبتلا لوگوں کے لیے تیز رفتار اور معیاری علاج کو یقینی بنانے کا عمل ہے۔ناروے میں، چھاتی کے کینسر کی تشخیص کا اہتمام بریسٹ کلینکس میں کیا جاتا ہے۔ان پولی کلینکس میں انتظار کا وقت نسبتاً کم ہوتا ہے اور جب آپ معائنے کے لیے آتے ہیں، تو ٹرپل تشخیص کی جاتی ہے۔

پہلا قدم چھاتی کے سرجن، ریڈیولاجسٹ یا چھاتی کے کینسر کے ماہر کے لیے ہے کہ وہ چھاتی اور قریبی لمف نوڈ سٹیشنوں کو اچھی طرح سے دیکھے اور محسوس کرے۔اگلا مرحلہ ایک ایکس رے امتحان (میموگرافی) ہے، اگر ضروری ہو تو الٹراساؤنڈ امتحان کے ساتھ اس کی تکمیل کی جاتی ہے۔تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ مشتبہ تبدیلیوں کا ٹشو نمونہ لیا جاتا ہے۔

علاج۔ مقامی چھاتی کے کینسر کے علاج اور کینسر جو جسم کے دوسرے حصوں میں پھیل چکا ہے ایک واضح فرق ہے۔مقامی چھاتی کے کینسر میں مقصد ہمیشہ علاج ہوتا ہے۔پھیلنے کی صورت میں، فی الحال کوئی علاج معالجہ نہیں ہے۔اس کے علاج کا مقصد علامات کو کم کرنا اور بیماری کو قابو میں رکھنا ہے۔آخر کار علاج کے کئی طریقے ہیں جن کے نتیجے میں اچھے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔آج کل مقامی چھاتی کے کینسر کا علاج اکثر ملٹی موڈل ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ علاج کے کئی طریقوں کو جوڑا جاتا ہے تاکہ علاج کا بہترین نتیجہ حاصل کیا جا سکے اور انفرادی مریض کی چھاتی کو محفوظ رکھنے کے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ٹیومر کی جسامت اور خصوصیات، لمف نوڈ کا ممکنہ پھیلاؤ اور مریض کی عمر کے مطابق علاج کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ابتدائی مراحل کا علاج جزوی طور پر وہی ہے جو جسم میں پھیلے ہوئے چھاتی کے کینسر کے لیے کیا جاتا ہے، لیکن اس میں فرق اتنا ہے کہ ریڈی ایشن تھراپی کا کچھ کم استعمال اور ادویات کا بہت تھوڑا استعمال کیا جاتا ہے۔مقامی چھاتی کے کینسر کا علاج ان ٹیومر کے درمیان مختلف ہے جن کی سرجری ممکن ہے اور جن کی نہیں۔اگر آپریٹ کرنا بنیادی طور پر ممکن ہے تو مریضوں کو سرجری، ریڈیو تھراپی اور طبی علاج کے لیے معیاری قومی سفارشات کے مطابق علاج ملے گا۔ایسا کینسر جہاں ٹیومر کے پھیلاؤ کی وجہ سے سرجری کرنا ناممکن یا نامناسب ہے وہاں علاج کا منصوبہ زیادہ انفرادی ہوتا ہے۔

حوالہ جات

Norsk Elektronisk Legehåndbok

Helsenorge،Kreftforeningen،Kreftlex

کچے قیمے کے کباب

اشیاء

قیمہ: 1 کلو

ہری

پیازpurreløk: 2پیالی

ہری مرچ: 5 عدد

نمک:

حسب ذائقہ

سوکھا دھنیا اور زیرہ: 3 چائے کے چمچ

گرم مصالحہ: 1 چائے کا چمچ

کٹی ہوئی لال مرچ: حسب ضرورت

ہرا دھنیا: 1 پیالی

ادرک: آدھا انچ کا ٹکڑا

ترکیب: ہری پیاز اور سبز مرچ کو فل گرائنڈ کرکے پیسٹ بنالیں اور قیمہ میں ڈال کر سب چیزوں کو ہاتھوں سے اچھی طرح مکس کرلیں اور تھوڑا سا تیل بھی ملالیں۔اب نارمل سائز کے دو پیاز اور لہسن کو تیل میں گولڈن براؤن کرلیں اور ٹماٹر ڈال کر باقی کے مصالحہ اور نمک مرچ ڈال کر اچھا سا مصالحہ تیار کرلیں۔کبابوں کو سیخ کبابوں کی طرح تیار کرکے بہت تھوڑے تیل میں دونوں طرف سے گولڈن کرلیں۔ڈیپ فرائی نہیں کرنا۔اب ان کو مصالحہ میں رکھ دیں اور آنچ ہلکی رکھیں۔جب وہ اچھے سے پک جائیں تو بھون لیں اور جیسی گریوی رکھنی ہو رکھ لیں۔

(نائلہ اسلام مجلس نور ستراند)

بنانا فوسٹر

اشیاء

کیلے: 4عدد

آئس کریم: 1/2 لیٹر

براؤن شوگر: 4 کھانے کے چمچ

اورنج جوس: 1 کپ

مکھن: 1 کھانے کا چمچ

لیموں کارس: 1 کھانے کا چمچ

الائچی پسی ہوئی: 1 کھانے کا چمچ

ترکیب: ایک پین میں مکھن لے کر اس کو چولہے پر گرم کریں۔اس میں براؤن شوگر مکس کرکے لیموں اور مالٹے کارس شامل کریں۔اور تھوڑا سا پکائیں پھر اس میں کٹے ہوئے کیلے کے ٹکڑے ڈال کر گاڑھا ہونے تک پکائیں۔اب الائچی ڈال کر چولہے سے اتارلیں اور ٹھنڈا ہونے دیں۔ایک باؤل میں آئس کریم ڈال کر اس کے اوپر کیلے کا مکسچر پھیلائیں اور فریزر میں ٹھنڈا کرکے پیش کریں۔

سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

(آصفہ کوکب از شعبہ واقفات)

ولادت: حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سن 1865ء میں ایک سادات خاندان میں حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ہاں ولادت پائی۔ حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اصلی نام حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ تھا جس کے لغوی معنی "ساری دنیا کی مددگار" کے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کے والد محترم نے وہابیت کے اثر کے تحت آپ کا نام عائشہ بھی رکھا اور خدا تعالیٰ کی وحی نے آپ کا نام خدیجہ رکھا۔ اس طرح آپ کے تین نام ہوئے یعنی نصرت جہاں بیگم، عائشہ بیگم اور خدیجہ بیگم۔ آپ کے والد صاحب آپ کو عائشہ کے نام سے پکارتے جب کہ آپ کے خاندان کی بعض بوڑھی عورتیں آپ کو نصیر الجہاں کہتیں۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی وجہ سے آپ کا نام مشہور عالم ہو گیا تو پھر سب آپ کو نصرت جہاں کے نام سے پکارنے لگے۔

آپ کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام کے مطابق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے کئی برس پہلے اس رشتہ کی بشارت ان الفاظ میں دی کہ **اَشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَئَیْتَ خَدِ یْجَتِیْ**۔ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شادی کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال یا انیس سال تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر انچاس سال تھی۔ اور اس طرح ایک نبی کی بیوی ہونے کی نسبت سے آپ کو حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق بہت ہی مضبوط اور خوبصورت تھا۔** دونوں میں بے پناہ پیار تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے احساسات اور ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ باوجود اس کے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چہیتی بیوی اور حرم محترم تھیں لیکن اس تعلق زوجیت سے بڑھ کر حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے تعلق روحانیت کو زیادہ عزیز رکھتی تھیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بہت ادب سے کرتیں اور جب بھی آپ کا ذکر کرتیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت صاحب یا حضرت اقدس جیسے القابات کا استعمال کرتیں۔

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت مشابہ تھیں۔ جس طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ پر پہلے ایمان لانے والی تھیں اسی طرح حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پہلے ایمان لانے والی تھیں۔ جیسے حضرت خدیجہ اپنے مال سے نبی اکرم ﷺ کی مدد کرنے والی تھیں ویسے ہی حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اپنا مال نچھاور کرنے والی تھیں۔ جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر حالت میں نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینے والی تھیں اور ان پر کامل یقین رکھنے والی تھیں۔ ویسے ہی حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر آن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے پناہ محبت اور عقیدت رکھنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم کے ساتھ حضرت اُمّ المؤمنین کو وہی خاتون ٹھہرایا جس کے متعلق پہلے ہی سے حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ مسیح اس سے شادی کرے گا اور اس سے اولاد پیدا ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود حضرت مسیح

موعود کو ایک وجیہہ اور پاک لڑکے کی بشارت دی کہ ایک زکی غلام تجھے ملے گا جو تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت سے ہو گا۔ پس آپ ہی وہ مبارک خاتون تھیں جن کے بطن مبارک سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک اولاد کا پیدا ہونا مقدر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دس بچوں کی پیدائش ہوئی۔ جن میں سے بعض نے بہت مختصر عمر پائی۔ جب حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے مبارک احمد کی وفات ہوئی تو آپ کی زبان سے پہلا کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن نکلا۔ آپ نے نہ کوئی ماتم کیا اور نہ ہی چیخ وپکار۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے اس صبر اور حوصلے پر خوشی کا اظہار کیا تو حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔ یہ راضی بالقضا کا مقام تھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فائز تھے۔ جس طرح آپ نے اس امتحان کو قبول کیا اس کا صلہ آسمان سے ایک وحی الٰہی کی صورت میں نازل ہوا "خدا خوش ہو گیا۔" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ الہام حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنایا تو آپ نے جواب دیا کہ "مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پروا نہ کرتی۔"

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے پناہ اوصاف کی مالک تھیں۔ ان تمام اوصاف کو بیان کرنا آسان نہیں لیکن اگر ان کی شخصیت کے چیدہ چیدہ اخلاقِ فاضلہ بیان کیے جائیں تو کہا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت صدقہ اور خیرات کرنے والی اور ہر ایک چندہ میں شریک ہونے والی تھیں۔ اپنی پنجوقتہ نماز کو پوری توجہ اور انہماک سے ادا کرتی تھیں۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار تھیں اور اولاد پر از حد شفقت کرتیں۔ اپنے گھر کی بہت عمدہ منتظمہ اور بے حد صفائی پسند تھیں۔ مخصوص زنانہ جہالت کی باتوں سے بہت دور اور کینہ نہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ بہت مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔

تربیت اولاد کا حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خاص ملکہ تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے بچوں پر اعتبار ظاہر کرتیں۔ اور پختہ اعتبار ظاہر کر کے انہیں والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا آپ کا اصول تربیت تھا۔ آپ کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی اور اپنی اولاد میں بھی یہ وصف پیدا کیا۔ آپ بچوں سے سختی سے پیش نہ آتیں اور نہ بے جا ڈانٹ ڈپٹ کرتیں لیکن آپ کی شخصیت میں ایک خاص رعب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا کام ایسی عمدگی سے ادا کیا کہ آپ کی اولادِ مبارک آسمان پر بھی ستاروں کی طرح چمکی اور اس دنیا کو بھی روشن کیا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہاں یہ ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی روحانی اولاد سے بھی بے پناہ محبت تھی۔ آپ کی اپنی روحانی اولاد سے محبت میں کوئی نمائش، تکلف یا ذاتی اغراض کا شائبہ تک نہیں ہوتا کیونکہ ایک ماں کی اپنی اولاد سے محبت تو ایک طبعی امر ہے لیکن اُمّ المؤمنین کی اپنی روحانی اولاد سے محبت صرف اور صرف خدا کی رضا کے لیے ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت رقیق القلب تھیں دوسروں کی مصیبت کا حال سن کر نہایت دردمند ہو جاتیں لیکن جب کسی کو تشفی یا تسلی دینی ہوتی تو بہت بہادری اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرتیں۔ **حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت صابر و شاکر خاتون تھیں۔** اور بے شک یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صحبت کا بھی حیرت انگیز اثر تھا کہ آپ نے سخت سے سخت قسم کی گھڑیوں میں بھی صبر کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ دکھلایا اور کبھی جزع و فزع سے کام نہ لیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا تو حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت اپنے خدا کو مخاطب کر کے کہا کہ

"اے خدا! یہ تو ہمیں چھوڑ چلے ہیں پر تو ہمیں نہ چھوڑیو"۔

نظامِ خلافت سے عزت اوراحترام کا رشتہ۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کی وفات کے بعد حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہانے ہمیشہ نظامِ خلافت سے عزت اوراحترام کا تعلق رکھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کے وقت مردوں کے بعد عورتوں کی بھی بیعت ہوئی اور سب سے پہلے امّاں جان نے بیعت کاشرف حاصل کیا۔

وفات۔خداکے مسیح کی بیوی 20 اپریل 1952ء کو دوماہ کے عرصہ کی علالت کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔حضرت مصلح موعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی وفات پر جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اس سال احمدیت کی تاریخ کاایک بہت ہی اہم واقعہ ہوااور وہ ہے حضرت امّاں جان کی وفات۔ان کاوجود ہمارے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ایک زنجیر کی طرح تھاوہ ہمارے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کے درمیان ایک زندہ واسطہ تھیں۔یہ واسطہ ان کی وفات پر ختم ہوگیا۔

(ماخوذ سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم)

اسلام میں جنگ کے متعلق اصول

حضرت انس بن مالکؓ کابیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو رخصت کرتے وقت فرمایا ”تم لوگ اللہ کے نام سے،اللہ کی تائید اور توفیق کے ساتھ، اللہ کے رسول کے دین پر جاؤ اور بوڑھوں کو جو مرنے والے ہوں نہ مارنا، نہ بچوں کو، نہ چھوٹے لڑکوں کو، اورنہ ہی عورتوں کو،اور غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور غنیمت کے مال کو اکٹھا کرلینا، صلح کرنااور نیکی کرنا،اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجھاد باب فی دعاء المشرکین)

”لجنات حضور انور کے ارشاد کے مطابق روزانہ دو نوافل کاالتزام کریں۔

جماعت ناروے نے نفلی روزہ کے لیے ہر سوموار کادن مقرر کیاہواہے۔“

حضورانور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات اور واقفین کی ملاقات

(از شعبہ واقفات)

سوال: کیا ہم پُرامن مظاہروں میں حصہ لے سکتے ہیں؟

حضورانور نے فرمایا: اگر اس بات کی ضمانت ہے کہ حقیقت میں پرامن احتجاج ہو اور یہ انتہاپسندی اور نقصان کا باعث نہ بنے تو اس میں شرکت میں کوئی حرج نہیں۔ایک دفعہ خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں کشمیر میں لوگوں کے حق میں احتجاج ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں شرکت کی اجازت دے دی۔اگر کوئی پرامن احتجاج ہو جس میں توڑ پھوڑ نہ ہو، سرکاری اداروں کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور حکومتی ضابطوں کے مطابق ہو تو جائز ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ان مغربی ممالک میں قانون پرامن احتجاج اور اجتماعات کی اجازت دیتا ہے۔ اور آپ ان میں اتنا حصہ لے سکتے ہیں۔ جتنا قانون اجازت دیتا ہے۔

(17 دسمبر 2021ء)

سوال: کیا ابلیس کی اللہ کی نافرمانی سے پہلے جہنم موجود تھی؟

حضورانور نے فرمایا: اللہ نے یہ نہیں کہا کہ آج سے میں جہنم پیدا کروں گا اور تم جہنم میں جاؤ گے۔جہنم پہلے سے موجود تھی۔کون جانتا ہے کہ اللہ نے انسان کو کب سے پیدا کیا۔ ہم سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ بھی موجود ہے اور ان سے پہلے بھی بہت سے آدم تھے۔ سب کے بعد ہم صرف اپنے آدم کے بارے میں جانتے ہیں جو 6000 سال پہلے تھے. دوسری طرف انسانیت اس سے لاکھوں سال پہلے موجود تھی، اس لیے ابلیس یا شیطان اور جہنم پہلے سے موجود تھے وہ لوگ جنہوں نے برے کام کیے ہیں صرف سزا دی ہے۔دوسرا نکتہ یہ ہے کہ جنت اور جہنم بھی اسی دنیا میں موجود ہے۔اچھے اعمال آپ کو اس دنیا میں بھی جنت دیتے ہیں۔اسی طرح لوگ بہت سی آزمائشوں اور بیماریوں سے گزرتے ہیں، پھر وہ ایک قسم کا جہنم بن جاتا ہے۔تو اس کا ایک اور مطلب بھی ہے۔اللہ نے شیطان کو بتایا کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا، وہ کہانی جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں ۔ آدم کے ماننے والے اگر اچھے کام کریں گے تو جنت میں جائیں گے، اور اگر وہ برے کام کریں گے تو جہنم میں جائیں گے۔ تو اس سے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جہنم پہلے سے موجود تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر جہنم کے ساتھ کیا۔ہسپتال کا تصور کریں۔جب وہ لوگ جو بیمار ہیں ان کا علاج ہوتا ہے صحت یاب ہو جاتے ہیں، وہ ہسپتال چھوڑ سکتے ہیں۔ (20 دسمبر 2023ء)

سوال: کیا حضور گھر کے ارد گرد صاف کرنے میں مدد کرتے ہیں؟ اور آپ کون سی ڈش اچھی بنا سکتے ہیں؟

حضورانور نے فرمایا: میں سب کچھ نہیں پکا سکتا لیکن پہلے تھوڑا پکایا کرتا تھا۔اب اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ میرے پاس کھانا پکانے کا وقت بھی نہیں ہے۔ میں آپ سے ملنے یا دفتری کاموں میں، یا مجھے موصول ہونے والے تمام خطوط پڑھنے میں ہمیشہ مصروف رہتا ہوں۔ لیکن اگر میرے پاس کچھ کرنے کا وقت ہو، یا جہاں مدد کی ضرورت ہو، میں مدد کرتا ہوں لہٰذا وہ مرد جو کہتے ہیں کہ وہ جاب کرنے میں بہت مصروف ہیں اسے صرف بہانے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ مردوں کو بھی گھر میں مدد کرنی چاہیے۔ (17 دسمبر 2021ء)

ناصرات کارنر

حدیث نبوی ﷺ

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔" (بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیر کم من تعلم القرآن)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (ملفوظات جلد ۵ ص ۱۰۲)

ہم نیا سال کیسے مناتے ہیں؟

(Dania Anabiya Azam)

ہم احمدی مسلمان دوسروں کی طرح اپنا نیا سال آتش بازی کے ساتھ نہیں شروع کرتے۔ نیا سال شروع کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت کے ساتھ نیا سال شروع کریں لوگوں کا خیال رکھیں اور ان کی مدد کریں میں اپنا نیا سال اپنی فیملی کے ساتھ شروع کرتی ہوں جب نیا سال شروع ہونے پر سب آتش بازی کر رہے ہوتے ہیں تو ہم اپنا نیا سال نوافل پڑھ کر شروع کرتے ہیں۔ خدا کی عبادت کے ساتھ نیا سال شروع کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ آنے والا سال ہمارے لیے بابرکت ہو میں خدا سے دعا کرتی ہوں کہ دنیا میں امن ہو کبھی جنگ نہ ہو اور ہمیشہ سلامتی رہے۔ کبھی کوئی غریب بھوکا نہ سوئے۔ خدا سب کی قسمت اچھی کرے اور نیا سال سب کے لیے خوشیاں لائے۔ نیا سال شروع ہونے پر میں ہمیشہ صدقہ دیتی ہوں۔ تاکہ خدا آنے والے سال میں بھی مجھے لوگوں کی ایسے ہی مدد کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ خدا سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے سچا اور نیک مسلمان بنائے۔

اخلاق حسنہ

(Romeesa Ahmad, myare soem, majlis ullensaker)

پیارے نبی حضرت محمد ﷺ بہت ہی عظیم ہستی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ سے ہی ساری دنیا میں اسلام پھیلا۔ آپ کے اخلاق کی جتنی تعریف کی جائے اتنی کم ہے آپ کی خوش اخلاقی نے ہی سب کے دل جیت لیے اور کافر بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کے حضور ﷺ نے ایک شخص سے جوان اونٹ بطور قرض لیا تھا جب حضور ﷺ کی تحویل میں کچھ اونٹ آئے تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اس شخص کا قرض ادا کروں۔ میں نے عرض کیا کہ ہمارے تمام اونٹ اس شخص کے اونٹ سے زیادہ عمر اور قیمت کے ہیں۔ مگر حضور ﷺ نے فرمایا اس کو انہی میں سے دو کیونکہ لوگوں میں سے بہترین وہی ہے جو ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہے۔

پردہ کی اہمیت

(Malaika Labib, myare awwal, majlis ullensaker)

یٰبَنِی اٰدَمَ قَد اَنزَلنَا عَلَیکُم لِبَاسًا یُّوَارِی سَواٰتِکُم وَ رِیشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقوٰی ذٰلِکَ خَیرٌ ؕ ذٰلِکَ مِن اٰیٰتِ اللہِ لَعَلَّھُم یَذَّکَّرُونَ (سورۃ الاعراف:۲۷)

اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے۔ اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پردے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورت بند ہو جائے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں جنگوں میں بھی جایا کرتی تھیں۔ پانی وغیرہ پلایا کرتی تھیں۔ دوسرے کاموں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اسلام کے بہت سے احکام کی وضاحت اور تشریح ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعہ سے ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آدھا دین سکھایا ہے۔ اس لیے روشن خیالی، تعلیم حاصل کرنا، علم حاصل کرنا بھی بچیوں کے لیے ضروری ہے۔ اور ضرور کرنا چاہیے۔ نہ صرف اپنے لیے ضروری ہے بلکہ آئندہ ان کے بچوں کے لیے اور ان نسلوں کے لیے بھی ضروری ہے جو آپ کی گودوں میں پلنے اور بڑھنے اور جوان ہونے ہیں اور جنہوں نے احمدیت کی خدمت کرنی ہے۔“

حضور مزید فرماتے ہیں کہ

”اگر مجبوری سے کسی کو کام کرنا پڑتا ہے، کسی جگہ ملازمت کرنی پڑتی ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ان باتوں کا بہانہ بنا کر، ان ملازمتوں کا، نوکریوں کا یا تعلیم حاصل کرنے کا بہانہ بنا کر پردے نہیں اترنے چاہئیں۔ اور یہاں مقامی جیسے کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے ڈینش یا سویڈش شاید چند نارویجن بھی ہوں۔ مجھے ابھی کوئی ملی نہیں، وہ تو کم ہیں۔ اس طرح پاکستانی خواتین بھی ہیں جو پڑھتی بھی ہیں، کام بھی کرتی ہیں، لیکن پردے میں۔ تو جو پردے کی وجہ سے کام یا پڑھائی میں روک کا بہانہ کرتی ہیں ان کے صرف بہانے ہیں۔ نیک نیت ہو کر اگر کہیں اس وجہ سے روک بھی ہے تو اس کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ جہاں ملازمت کرتی ہیں ان کو بتائیں تو کوئی پابندی نہیں لگا تا کہ حجاب اتارو یا سکارف اتارو یا برقع اتارو۔ اور پھر نیک نیتی سے کی گئی کوششوں میں اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے۔“

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ سویڈن 17ء ستمبر 2005ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 15 مئی 2015ء)

ہم احمدیوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے۔ شیطان ہر طرف سے حملے کر رہا ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔ پس اگر ہم نے اپنے آپ کو تباہ ہونے سے بچانا ہے تو پھر اسلامی تعلیم کے ساتھ پُراعتماد ہو کر دنیا میں رہنے کی کوشش کرنی ہوگی قرآن کریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں اس کی حفاظت کروں گا تو ہمیں بھی اس کے احکامات پر عمل کرنے اور اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم صرف اور صرف ہماری اور معاشرے کی بہتری اور بھلائی کے لیے ہے۔ لڑکیوں میں یہ احساس پیدا ہونا چاہیے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہے جو اس نے ہمیں دیے ہیں اور اس کے علاوہ سکون کا کوئی اور راستہ نہیں۔

لطیفے

استاد شاگرد سے: جب میں تمہاری عمر کا تھا تو میرے ریاضی میں پورے سو نمبر آتے تھے۔

شرارتی شاگرد: آتے ہونگے سر جی! آپ کو کوئی اچھے ٹیچر پڑھاتے ہونگے۔

جج: تم پر سائیکل چوری کرنے کا الزام ثابت نہیں ہوا اس لیے تمہیں عدالت چھوڑ رہی ہے۔

ملزم: تو کیا وہ سائیکل میں رکھ لوں یا واپس کر دوں۔

Hellige moskéer

(Shumila Ahktar, Myare Doem, Majlis Nittedal)

Masjid Al-Haram

Al-Haram-moskéen (den hellige moskéen), også kjent som Masjid al-haram, Haram eller Haram Shareef, er en stor moské som ligger rundt Kaba, i Mekka. Dette er ifølge tradisjonen det stedet hvor Abraham og Ismael bygget den første helligdommen i Guds ære. Her samler muslimske pilgrimer seg fra hele verden under pilgrimsferden. Moskeområdet dekker 356 800 kvadratmeter.

Masjid an-Nabawi (profetens moské)

Masjid Nabawi er en moské som den islamske profeten Muhammad, Allahs og velsignelser og fred være med ham, fikk bygget i Medina, i Saudi-Arabia. Det var en av de første moskeene som ble bygget, og den er nå en av de største i verden. Den er alltid åpen, uansett dag eller tid på døgnet.

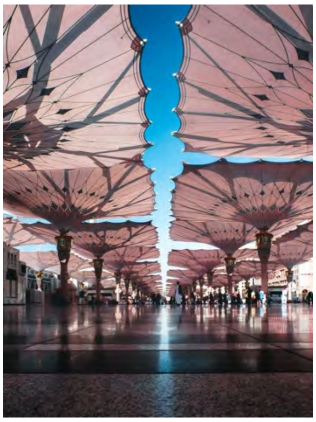

Viktigheten av Purdah - hva innebærer dette?

(Seerat og Mahum, Myare doem, Majlis Lillestrøm)

Purdah handler ikke bare om å dekke til hodet. Det innebærer også å senke blikket og å bruke et anstendig språk, ha et dannet kroppsspråk og bruke passende klær som er dekkende, og ikke viser kroppen.

I Den hellige Koranen forteller Allah oss hvordan vi skal dekke oss til. Allah sier at vi skal dekke hodet og brystet når vi er ute blant folk. Purdah hindrer andre i å behandle oss på en uanstendig og umoralsk måte.

Hvordan kan en Nasirat starte med å praktisere purdah?

Nasirat kan starte med å bruke klær som er dekkende og passelig. Ha blikket sitt senket. Ikke se eller stirre på folk. Ha anstendig språkbruk. Ikke ta på andre, og heller ikke la andre ta på deg. Deretter kan man begynne å bruke et sjal rundt halsen, og senere begynne med et hodeplagg også.

Purdah (Romeesa Ahmad, Mayare Saum)

Purdah er på en måte et skjold. Det er at man skal ha fullt dekket klær, og ikke vise mye av kroppen. Purdah er også å ha gode intensjoner.

Likestilling (Inaya Ahmed, Mayare Awwal, Majlis Nittedal)

Koranen gjør ikke forskjell på mann eller kvinne. Den samme sømmeligheten er pålagt både mannen og kvinnen, og denne sømmeligheten skal sørge for at samfunnets moralske standard blir opprettholdt av begge kjønnene.
Min verdi som kvinne kan ikke måles av utseendet mitt, eller hvor lite eller mye klær jeg har på meg.

Nasirats Sider

To hendelser fra Profeten Muhammad (sa) sitt liv

(Maria Yashfeen, Majlis Ullensaker)

Da vår kjære profet var rundt 5 år, pleide han å bli med de andre barna for å gjete geiter. De pleide å dra ut om morgenen, og kom hjem igjen på kvelden.
Mens de var ute en dag med geitene, kom det noen tyver. Alle barna ble redde og begynte å løpe hjemover, men det var en av dem som stod igjen og sa: «Disse geitene tilhører ikke dere. Dere får ikke lov til å ta dem med». Dette barnet var vår kjære profet Muhammad (sa).

Tyvene så på hverandre, og begynte å le av at et så lite barn stod opp mot dem alene. Tyvene sa: «Kom deg bort lille barn! La oss ta med geitene». Barnet svarte: «Nei, dere får ikke lov til å ta dem med, da får dere drepe meg først!». Tyvene ble overrasket over hvor modig dette barnet var. En av dem sa; «Hva heter du og hvem sin sønn er du?». Barnet svarte: «Mitt navn er Muhammad og jeg er barnet til Abdul Muttalib». Tyvene skjønte med en gang hvem dette barnet var, og så: «For et fint navn. Vi lar geitene være denne gangen på grunn av deg. Vi ser på deg at når du blir eldre vil du bli noe stort. Vær hilset lille Muhammad». Deretter dro de sin vei.

Abdul Muttalib, bestefaren til profeten Muhammad (sa) var mer lidenskapelig med barnebarnet sitt, enn med sine egne barn. Han forlot aldri gutten i ensomhet, og foretrakk ham alltid fremfor sine egne barn. En madrass ble lagt i skyggen av Kaba for Abdul Muttalib. Barna hans pleide å sitte rundt denne madrassen til ære for sin far, men profeten Muhammad (sa) pleide å sitte på den. Onklene hans prøvde å holde ham tilbake, men dersom Abdul Muttalib var til stede, ville han si: «Forlat mitt barnebarn. Jeg sverger ved Allah at denne gutten vil ha en betydelig stilling.» Han pleide å sette profeten (sa) på madrassen, klappe han på ryggen og var alltid fornøyd med det gutten gjorde.

	Adam før ham. Vi vet jo bare om vår Adam, som kom for 6000 år siden. Menneskeheten, derimot, eksisterte hundre av tusener år før det, så derfor eksisterte Iblis eller Satan og helvete allerede. De menneskene som har gjort onde handlinger, har blitt straffet.
Mitt spørsmål er, eksisterte helvete før Iblis sin ulydighet mot Allah?	Det andre poenget er det, at det eksisterer paradis og helvete også i denne verdenen. Gode handlinger gir deg paradiset også i denne verdenen. På samme måte går mennesker gjennom mange prøvelser og sykdommer, da blir det til et slags helvete. Så dette har jo en annen betydning også. Allah fortalte Satan, at Allah skapte Adam-den historien vi vet om- Adams troende folk vil gå til paradiset om de gjør gode handlinger. Og hvis de gjør onde handlinger får de helvetet. Så med dette vet vi også at helvete eksisterte allerede, i og med at Allah nevnte dette med helvete. (20.oktober, 2023)
Hjelper Hudoor (aba) med å rydde rundt i huset? Og hvilken rett kan han lage godt?	Jeg klarer ikke å laget alt, men pleide å lage litt mat før. Nå har det gått så lang tid hvor jeg ikke får tid til å lage mat engang. Jeg er alltid opptatt med å møte dere eller med kontorarbeid, eller med å lese alle brevene jeg får tilsendt. Men om jeg har tid til å gjøre noe, eller der det behøves hjelp, så hjelper jeg til. De mennene som sier at de er for opptatte med å hjelpe til, bruker det bare som unnskyldninger. Mennene burde også hjelpe til hjemme.

Spørsmål og Svar med Hudoor (aba)

(Rumana Noor Qadir, Majlis Nittedal)

Spørsmål:	Svar:
Kan vi delta i fredfulle demonstrasjoner?	Hvis det er en garanti for at det er en fredfull demonstrasjon, og at den ikke vil utvikle seg til å bli ekstrem, og forårsake ødeleggelse, da er det ingen skade i å delta. Under Khalifatul-Masih IIs (ra) tid, var det en demonstrasjon som ble holdt i favør av folket i Kashmir, og Hadhrat Khalifatul-Masih (ra) ga tillatelse til å delta i den. Hvis det er en fredfull demonstrasjon og det ikke er noen vandalisme, ingen skade foretas på myndighetenes institusjoner - og er i samsvar med myndighetenes reguleringer, da er det tillatt og det er ingen harme i det. I disse vestlige nasjonene, tillater loven å ha fredfulle demonstrasjoner og forsamlinger, så du kan delta i dem, i henhold til det loven tillater. (17. desember, 2021)
	Allah sa ikke "fra i dag av lager jeg helvete og du skal i helvete."Helvetet eksisterte allerede. Hvem vet, helt siden da Allah skapte menneskeheten. Vi har også profeten Adam (as) sin historie framfor oss, og det var mange

var en kjærlighet som bare hadde Guds kjærlighet som formål. Hadrat Nusrat Jahan Begum (ra) var også ekstremt barmhjertig og hadde et godt hjerte. Hun ble sterkt berørt når andre delte sine problemer med henne. Samtidig ga hun alltid støtte og medfølelse til de som trengte det.

Hadrat Ummul Momineen (ra) var utrolig tålmodig og takknemlig. Uten tvil hadde også Den utlovede Messias (as) sin levemåte en stor innvirkning, der han viste eksepsjonell tålmodighet selv i de mest utfordrende situasjonene. Selv handlet han heller aldri impulsivt eller uten ettertanke. Etter at Den utlovede Messias (as) gikk bort, ba Hadrat Ummul Momineen (ra) til Allah og sa: «Kjære Gud! De (han) har forlatt oss, men du må aldri forlate oss». Etter bortgangen til Den utlovede Messias (as) hadde Hadrat Ummul Momineen (ra) alltid en sterk tilknytning og respekt for kalifatet. Da troskapsløftet skulle avlegges under den første kalifen, ble det først foretatt av menn, og deretter kvinner. Da det var kvinnenes tur, var Hadrat Amma Jaan (ra) den første til å avlegge løftet.

Hustruen til Guds Messias gikk bort den 20. april 1952, etter å ha vært syk i 2 måneder. Ved hennes bortgang talte Hadrat Musleh Maud (ra) foran forsamlingen, og sa at dette året var en viktig hendelse i Ahmadiyyas historie, nemlig bortgangen til Hadrat Amma Jaan (ra). Hun var en levende forbindelse mellom oss og Den utlovede Messias (as), og etter hennes bortgang ble denne forbindelsen opphørt.

«Gud ble glad». Da Den utlovede Messias (as) delte denne åpenbaringen med Hadrat Ummul Momineen, svarte hun: «Jeg er ekstremt lykkelig over å ha hørt denne åpenbaringen, for selv om to tusen Mubarak Ahmad skulle dø, ville det ikke ha noen betydning.» Hadrat Ummul Momineen (ra) hadde mange dyder. Selv om det er vanskelig å beskrive alle hennes dyder i detalj, kan man se at hun var en ekstremt sjenerøs kvinne når det gjaldt veldedighet, og hun deltok i alle veldedige handlinger som var tilgjengelige.

Hun utførte de fem daglige bønnene med konsentrasjon og hengivenhet, og hun var pliktoppfyllende og hengiven mot sin ektemann, samtidig som hun viste stor omsorg og medfølelse for sine barn. Hun likte å opprettholde orden og renhet i hjemmet, og hun unngikk arrogante samtaler og bar ingen fiendskap. I tillegg var hun ekstremt gjestfri og omsorgsfull overfor de fattige.

Hun var ekstremt dyktig når det gjaldt oppdragelsen av sine barn. Hun hadde alltid tillitt til barna sine, og denne tillitten formidlet prinsippet om å ikke bryte tillitten foreldre har overfor sine barn. Dermed hadde hun også en sterk avsky for løgn, og hun lærte også barna sine det. Dessuten var hun ikke unødvendig streng, eller sur mot barna sine, men hun hadde likevel en unik, underliggende autoritet i personligheten sin som ikke krevde strenge formaninger. Hun oppdro barna sine både åndelig og verdslig på en så god måte, at deres etterkommere ville være like velsignende og gode mennesker.

Dette blir beskrevet ved at hennes etterkommere ville skinne som stjerner både på himmelen og på jorden. Det er også viktig å merke seg at Hadrat Ummul Momineen (ra) hadde en dyp kjærlighet for medlemmene av sin menighet, som hun betraktet som sine åndelige barn. Denne kjærligheten hadde ingen baktanker eller personlige motiver, men var utelukkende for å glede Gud.

Kjærligheten mellom en mor og hennes biologiske barn er naturlig, men kjærligheten mellom Hadrat Ummul Momineen (ra) og hennes åndelige barn,

henviste ham som «Hadrat Sahib» eller «Hadrat Aqdas»

Hadrat Ummul Momineens (ra) personlighet og livsstil, liknet veldig på Hadrat Khadijas (ra). På samme måte som Hadrat Khadija (ra) var blant de første til å tro på profeten Muhammad (sa) og hans åpenbaringer og profetier, var Hadrat Nusrat Jahan Begum (ra) blant de første som trodde på Den utlovede Messias (as) sitt budskap. På samme måte som Hadrat Khadija (ra) hjalp profeten Muhammad (sa) økonomisk og brukte sin formue for å gi i Guds vei, ga Hadrat Nusrat Jahan Begum (ra) også generøst i Guds vei og hjalp Den utlovede Messias (as). Hadrat Khadija (ra) sto alltid ved profeten Muhammads (sa) side og hadde full tillit og tro på ham. På samme måte hadde Hadrat Nusrat Jahan Begum (ra) en utrolig kjærlighet, tillit og tro på Den utlovede Messias (as).

Gud, den allmektige, med sin barmhjertighet utvalgte Hadrat Ummul Momineen (ra) som den kvinnen som profeten Muhammad (sa) hadde fått beskjed om fra Gud, at Messias (as) ville gifte seg med, og hun ville føde hans sønn. Allah ga også Den utlovede Messias (as) en åpenbaring og gledelig nyhet om at han skulle få en sønn. «En dag vil du få en intelligent tjener som vil være fra din egen slekt.» Hadrat Ummul Momineen (ra) var den velsignende kvinnen som skulle føde avkommet til Den utlovede Messias (as). Totalt fikk hun 10 barn, men noen av dem levde kun i noen få år. Da hennes sønn Mubarak Ahmad gikk bort, sa hun kun: «Innalillahi wa inna ilehayi rajioon» (Sannelig tilhører vi Allah, og til Ham skal vi vende tilbake). Hun viste ingen tydelig sorg, og hun hylte eller skrek ikke over tapet på sin kjære sønn.

Da Den utlovede Messias (as) roste hennes tålmodighet, svarte Hadrat Ummul Momineen (ra): «Jeg er tilfreds med den skjebnen Allah har bestemt». Det var denne skjebnen som gjorde at Den utlovede Messias (as) og Hadrat Ummul Momineen (ra) ble de utvalgte. På grunn av hennes aksept av denne prøvelsen, mottok Den utlovede Messias (as) en åpenbaring fra himmelen som sa:

WAQFAT-E-NAU AVDELING:

Biografien til Hadrat Sayyeda Nusrat Jahan (ra)

(Ramla Haroon, Majlis Drammen)

Hadrat Ummul Momineen(ra) ble født i en høyverdig familie i 1865, hos Hadrat Meer Nasir. Hennes opprinnelige navn var Hadrat Nusrat Jahan Begum, der den bokstavelige betydningen av navnet er «Verdens hjelper». På grunn av innflytelsen fra Wahabiyya, ble hun også kalt Ayesha, av sin far. I samsvar med Guds åpenbaring fikk hun også navnet Khadija. Dermed har hun tre navn – Nusrat Jahan Begum, Ayesha og Khadija. Hennes far pleide å kalle henne ved navnet Ayesha, mens noen kvinner i familien hennes refererte til henne som Nusrat Jahan. Da Den utlovede Messias (as) sine bøker og skrifter ble kjent og spredt, begynte alle å kalle henne for Nusrat Jahan.

Hennes ekteskap med Den utlovede Messias (as) ble inngått som et resultat av Allahs åpenbaring og gudommelige instruksjoner. Mange år tidligere hadde Allah gitt en slik profeti om dette forholdet og beskrev det som: «Vær takknemlig for at du har fått min elskede Khadija, som din partner». Da hun giftet seg med Den utlovede Messias (as), var hun 18-19 år gammel, mens Den utlovede Messias(as) var 49 år gammel. Som følge av å bli giftet med en profet, ble hun anerkjent og husket under navnet Ummul Momineen (ra).

Båndet mellom Den utlovede Messias (as) og Hadrat Ummul Momineen (ra) var sterkt og vakkert. Ekteskapet deres var preget av kjærlighet, og de viste hverandre barmhjertighet og hengivenhet. Selv om hun var en respektert og kjærlig ektefelle, for Den utlovede Messias (as), prioriterte Hadrat Ummul Momineen (ra) alltid sin gudommelige tro. Da hun snakket om Den utlovede Messias, (as) gjorde hun det med respekt og ærefrykt, og hun

Verdens beste sjokoladekake

Bunn:

Cultura naturell	½ L
Sukker	5 ½ dl
Smør	150 g
Egg	2 stk
Natron	2 ts
Mørk bakekakao	4 ss
Hvetemel	7 ½ dl

Fremgangsmåte:

1. Kle langpannen med bakepapir, sett ovnen på 200 grader.
2. Sikt hvetemel, kakao og natron i en stor bolle, tilsett sukker og bland godt.
3. Ha smeltet smør, egg, og cultura i hvetemelblandingen og rør kraftig til du får en blank og glatt røre. Bak den i midten av ovnen, for ca. 20 min.

Krem:

Smør	250 g
Hvetemel	1 ss
Melis	250 g
Vaniljesukker	2 ts
Melk	2 dl
Eggeplomme	1 stor

Smelt smøret og rør inn hvetemel, sikt melis og vaniljesukker og ha i melk, rør veldig godt, la den småkoke. Når kremen er passe tykk, da kan du ta av gryten fra varmen og tilsette eggeplomme. Rør godt og la den bli kald.

Når kaken er avkjølt, dele den i to, smør kremen på den halve delen og sett den andre delen opp på den og smør resten av kremen på toppen.

Behandling

Det går et klart skille i behandlingen av brystkreft, der man kun har påvist lokalisert sykdom i bryst, samt eventuelt nærliggende lymfeknuter og der man har påvist spredning av sykdommen til andre steder i kroppen.

Ved lokalisert brystkreft er målsetningen alltid helbredende. Ved spredning finnes det i dag ikke helbredende behandling. Målet er da å lindre symptomer og å holde sykdommen under kontroll. Det finnes etter hvert en rekke behandlingsmåter som etter tur kan gi gode effekter.

Behandling av lokalisert brystkreft i dag er ofte multimodal. Det betyr at flere behandlingsmåter kombineres, for å gi best mulig behandlingsresultat og for å gi den enkelte pasient muligheter for å bevare brystet. Svulstens størrelse og egenskaper, eventuell lymfeknutespredning og pasientens alder vil ha betydning for hvilken behandling som velges.

Behandlingen og oppfølgningen av forstadier er delvis det samme som gjøres for invasiv brystkreft, men skiller seg ut ved noe mindre bruk av strålebehandling og sjelden bruk av medikamentell behandling.

Behandlingen av lokalisert brystkreft skiller seg igjen mellom svulster som det primært er mulig å operere, og de som det ikke er mulig å operere. Dersom det primært er mulig å operere, vil pasientene få behandling i tråd med standardiserte nasjonale anbefalinger for kirurgi, strålebehandling og medisinsk behandling. Ved lokalavansert stadium (hvor tumors utbredelse gjør det umulig eller uhensiktsmessig å operere) er behandlingsopplegget mer individualisert.

Kilde:

- Kreftforeningen
- Kreftlex
- Helsenorge
- Norsk elektrisk legehåndbok

Selvundersøkelse av brystene

Det er ikke vitenskapelig bevist at regelmessig, systematisk selvundersøkelse av brystene og armhulene forbedrer overlevelse ved brystkreft. Likevel anses det som viktig å være generelt oppmerksom på egen kropp. Man bør se og kjenne på brystene jevnlig, slik at man blir kjent med dem og kan oppdage eventuelle forandringer tidlig. Hvis man foretrekker å gjøre det regelmessig, og er i menstruerende alder, bør det gjøres til samme tid hver måned, for eksempel rett etter menstruasjon, for da er brystene mykest.

Slik kan du undersøke brystene

- Såp inn brystene i dusjen og kjenn på hver del av brystene med fingertuppene. Let forsiktig etter kuler eller forandringer under huden. Vær nøye med å undersøke begge brystene og armhulene.
- Foran speilet lar du armene henge langs siden. Se på brystene om det er rynker, groper eller forandringer i huden. Plasser hendene bak nakken og se om brystene endres i form eller kontur.

Utredning ved brystkreft

Ved mistanke om brystkreft må dette utredes videre. Dersom det er grunn til å mistenke at funnene er forenlig med brystkreft, blir du henvist til "Pakkeforløp for brystkreft"; et forløp for å sikre rask kvalitetssikret behandling til personer med kreft. I Norge er diagnostikken organisert i såkalte brystkreftpoliklinikker. Det er relativt kort ventetid ved disse poliklinikkene, og når du kommer til undersøkelse gjøres såkalt trippeldiagnostikk.

Første trinn er en at en brystkirurg, røntgenlege eller brystkreftspesialist ser og kjenner grundig på brystene og nærliggende lymfeknutestasjoner. Neste trinn er røntgenundersøkelse (mammografi), ved behov suppleres med ultralydundersøkelse. Det tredje trinnet er at det blir tatt en vevsprøve av den, eller de mistenkelige forandringene.

Varseltegn

Brystkreft utvikler seg over måneder og år, men straks kreftsykdommen er oppdaget, er det ønskelig å gi behandling så raskt som mulig. Årsaken til det er at kreften er vanskeligere å behandle, jo lengre den er kommet.

Brystkreft i tidligste fase, kan man verken se eller merke. Som regel oppdages brystkreften før den rekker å gi noen symptomer eller plager, enten ved at den oppdages gjennom en rutineundersøkelse, eller fordi du ved en tilfeldighet har kjent en kul i brystet.

Varseltegn som tilsier at du bør oppsøke lege, omfatter:

- Dersom du oppdager en kul i brystet, en kul i armhulen eller over kragebeinet som ikke forsvinner i løpet av en til to uker
- Dersom du plutselig opplever utflod eller blod fra det ene brystet
- Dersom brystvorten din plutselig går fra å være utover rettet, til å bli inntrukket. Inntrukne brystvorter kan være normalt for enkelte
- Uregelmessigheter, hevelser eller søkk i huden, eller endringer av hudens farge eller utseende
- Rødhet og hevelse over brystet skyldes som regel en infeksjon, men bør uansett kontrolleres av lege, da også infeksjoner kan trenge behandling. I sjeldne tilfeller kan også brystkreft presentere seg med slike symptomer

Om du er usikker på noe av dette, bør du uansett kontakte helsepersonell for råd. Hvis du har en nær slektning (mor, søster, datter) som har utviklet brystkreft, og særlig om det skjedde i ung alder, kan det hende at du trenger ekstra oppfølging - ta kontakt med legen din for å drøfte dette. Brystkreft i fars slekt kan også være av betydning.

En av grunnene til at forekomsten av brystkreft øker, er nok at vi har fått metoder som gjør at sykdommen kan påvises tidligere. I noen tilfeller er det ikke helt sikkert at forandringene som oppdages i svært tidlige stadier, vil utvikle seg til kreftsykdom. Men anbefalingene i de fleste tilfellene er at det er tryggere å fjerne de tidlige stadiene, enn å vente til det utvikler seg til mer alvorlig sykdom.

Årsaker

Det er ingen sikker kunnskap om årsaken til at stadig flere kvinner, utvikler brystkreft. Det finnes imidlertid kunnskap om faktorer som kan øke og redusere risikoen, for å utvikle sykdommen. Disse tyder på at årsaken ofte er et samspill mellom arv, hormonelle faktorer og livsstil. Ikke alle risikofaktorene er like sterke.

Risikofaktorer

- Alder
- Kjønn
- Hormonelle forhold (tidlig menstruasjon, sen førstegangsfødsel, barnløshet og sen overgangsalder)
- Natt- og skift-/turnusarbeid over mange år
- Langvarig østrogenbehandling, etter overgangsalder
- Tidligere strålebehandling mot brystkassen
- P-piller (svært liten risiko)
- Overvekt
- Tidligere brystkreft
- Alkohol, også i moderate mengder
- Arv/Genfeil

Faktorer som reduserer risikoen

- Å føde første barn, før 20–25 år
- Flere fødsler, før 25 år
- Amming
- Regelmessig mosjon
- Et sunt kosthold
- Unngå overvekt
- Drikke minst mulig alkohol

Helse Avdeling

Brystkreft

(Nabila Anwar, Majlis Nittedal)

Brystkreft er den hyppigst forekommende kreftformen hos kvinner. Prognoser viser at behandlingen gir stadig bedre resultater. Når brystkreft blir oppdaget, før den har rukket å spre seg, blir nesten alle kurert for sykdommen.
For de som rammes av denne sykdommen, er utsiktene til å overleve stadig bedre, og de som ikke blir friske lever lengre med sykdommen.
Ved siden av tidligere diagnostisering, er det gjort store fremskritt i behandlingen av brystkreft de siste årene.

Hvordan oppstår brystkreft?

Kreftsykdom innebærer at celler vokser ukontrollert og raskt, og kroppen er ikke i stand til å stoppe veksten. Kreftceller som dukker opp i brystvev, stammer nesten alltid fra selve brystet; spredning fra andre organ og til brystvev forekommer så godt som aldri.
Tidlige tilfeller av brystkreft betegnes gjerne "carcinoma in situ" på fagspråket. Dette er celler som er unormale, men som ikke har begynt å vokse utover eller har spredt seg. Det er imidlertid stor sannsynlighet for at disse cellene vil gjøre nettopp det, om de får muligheten til å utvikle seg videre.

Forekomst

Forekomsten av brystkreft har økt betydelig de siste tiårene. I 2022 var det mer enn dobbelt så mye brystkreft blant norske kvinner, som i 1958. Fire av fem som rammes, er over 50 år.

Dikt av Den utlovede Messias (as), 1901

Og de har blitt gitt en datter
Hun er litt yngre enn fem, med stort hell og lykke

اور ان کے ساتھ دی ہے ایک دختر
ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر

Hun resiterer Guds ord flytende
Dette er kun ved Guds godhet og nåde

کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر
خدا کا فضل اور رحمت سراسر

Dette ble vist til meg i en drøm
At hun, også skal finne hell og lykke

ہوا اک خواب میں یہ مجھ پر اظہر
کہ اس کو بھی ملے گا بختِ برتر

Tålmodighet og standhaftighet

Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) var gift med en from mann, og en disippel av Den utlovede Messias (as), Hadrat Nawab Muhammad Ali Khan (ra) fra Maler Kotla. Deres ekteskapsinngåelse ble annonsert av Hadrat Khalifatul-Masih I (ra), den 17. februar 1908. De ble velsignet med to sønner og tre døtre. Den ene datteren deres, Hadrat Sahibzadi Syedah Mansoorah Begum (ra), var gift med Hadrat Khalifatul-Masih III (rh).

Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) hadde et velsignet ekteskap og ga oss et vakkert eksempel på en from hustru, slik som hennes mann også var en eksemplarisk ektemann. Da han ble syk i sine eldre dager, tok hun seg av han med stor tålmodighet og standhaftighet. Hun gjorde hver minste lille ting for ham, som å gi han medisiner og hjelpe han med klærne sine. Hadrat Nawab Muhammad Ali Khan (ra) var en så kjærlig mann at han aldri hadde latt sin hustru bli sliten av å gjøre jobben for ham. Han foretrakk alltid å ta seg av sine egne gjøremål. Men da han ble syk hvilte ikke Hazrat Nawab Mubaraka Begum Sahiba (ra) ett minutt. Hun pleide å sitte ved sengekanten hans til enhver tid, og selv om den harde sengen presset på bysten hennes slik at det vokste fram en stor klump, klagde hun ikke over den før dagen etter hans død. Legene ble bekymret og hun måtte bli sengeliggende i to måneder.

Må vi alle lære av Hadrat Nawab Mubaraka Begums (ra) liv, fylt av hengivenhet til sin Skaper. Amen.

Sayyeda Maryam Siddiqa (ra), kjent som Choti Appa, og hustruen til Hadrat Musleh Maud (ra) har fortalt at Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) pleide å be med en utrolig styrke og oppriktighet, og hun ba veldig lange bønner. På sine eldre dager pleide hun å sitte og be. Selv når hun ble så svak at hun måtte ligge i bønnen, så ba hun i timevis. Mange har fortalt at bønnene til Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) hadde en slik kraft, at de selv ville finne seg et hjørne og be med samme lidenskap og intensitet som henne.

Choti Appa (ra) har videre fortalt at Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) tok det på sine skuldre å be for trossamfunnets suksess og islams seier. Det betydde alt for henne. Hun ba ikke bare for seg selv, men hun ba intenst for alle andre også. I empati for andre, når noen skrev til henne og spurte henne om å be for dem, så ba hun med en slik intensitet og oppriktighet, at selv når de glemte å fortelle henne om når deres vanskeligheter var over, så fortsatte hun å be for dem hver dag. Amtul Haye har fortalt at fra maghribbønnen til lenge etter adhan til ishabønnen, ville Hadrat Nawab Mubaraka Begums (ra) bønner fortsette. Da hun til slutt kom ut av sitt rom, ville hun være så tydelig svak og sliten at hun gikk ustødig til sin seng. Slik var nivået på tilbedelse, og så mye av sin tid brukte denne dedikerte kvinnen på sin kjærlighet til Allah, den allmektige.

Hun skapte alltid en rolig og fredelig atmosfære i huset, da det var tid for bønn. Hun rådet sin yngste datter Sahibzadi Asifa Begum (ra): «Dine søstre ba tahajjudbønnen, da de var på din alder (rundt 15-16 år), du passer ikke engang på å stå opp til fajr, om jeg vekker deg. Alderen du er i nå er tiden for å be Gud om noe. Senere vil du få mer ansvar, barn blir født, og da vil ikke en person ha like mye styrke i seg selv.»

Shakoor (ra). Hun forteller at en gang Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) var sulten, spurte hun sin mor om hun kunne lage en «paratah» til henne. Hadrat Amma Jan (ra) var opptatt med å lage mat til Den utlovede Messias (as). Hun ba henne om å vente litt. Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) ble opprørt, og gikk og la seg og gjemte hodet sitt. Den utlovede Messias (as) så henne (ra) og spurte hennes mor om hvorfor hun hadde lagt seg på denne tiden av døgnet. Hadrat Amma Jan (ra) forklarte hva som hadde skjedd. Da Den utlovede Messias (as) hørte dette, ba han Hadrat Amma Jan (ra) om å stoppe og lage mat til ham, og heller lage en «paratah» til Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra). Og med den toppingen hun likte best på også. Han tok selv brettet med mat, og hun satte seg opp med en gang, overrasket og lykkelig for å se hvordan faren stoppet opp med det han holdt på med, for å glede henne. Han ble hos henne og satt kjærlig og tilfreds og betraktet henne, til hun hadde spist opp alt.

Hennes eksemplariske tilbedelse

Hadrat Nawab Mubaraka Begums (ra) lidenskap for bønn, var så tydelig at enhver som så henne be, ville bevitne hennes entusiasme og intensitet i bønnen. Tilbedelsen hun lærte i huset til sine foreldre, hadde en stor innvirkning på henne. I takt med at hun vokste i sine centimeter, vokste også hennes form for tilbedelse. Hun begynte å be den frivillige morgenbønnen i veldig ung alder. Hun var fire og et halvt år, da hun ba Hadrat Maulvi Abdul Kareems (ra) hustru, som bodde i en del av Darul Masih, om å vekke henne til tahajjudbønnen. Hadrat Nawab Mubaraka Begums (ra) døtre, svigerdøtre, nieser og alle andre kvinnelige familiemedlemmer betraktet i ærefrykt, hvordan hun hadde evnen til å bare synke inn i bønnen.[5]

[5] Seerat wa Sawaneh Khatoun Hadrat Mubaraka Begum Sahiba; Professor Syeda Naeem Saeed; s. 97-100

En annen interessant historie hun har fortalt, er da hun spurte sin yngre bror om å lære henne arabisk, da hun visste at han var veldig flink. Han underviste henne i morfologi (oppbygning av ord) og syntaks (oppbygning av setninger). Etter hvert leste hun flytende arabisk. Da Hadrat Musleh Maud (ra) etablerte en jenteskole lurte han på hvorfor Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) ikke deltok. Han foreslo at hun skulle komme hver dag med bil, og dra hjem igjen etter arabisk-undervisningen. Hun forklarte han at Hadrat Sharif Ahmad (ra) hadde lært henne, og fortsatt lærte henne arabisk. Hadrat Musleh Maud (ra) spurte henne «Skal jeg teste deg?», noe hun gikk med på. Han ga henne to bøker på arabisk, uten vokaler og ba henne lese. Ikke bare leste hun flytende, men hun oversatte underveis også. Han ble veldig fornøyd og skrøt av Hadrat Mirza Sharif Ahmad (ra) og sa at han hadde virkelig utmerket seg i det arabiske språket.

Det viste seg at Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) også skulle arve egenskapen i å skrive poesi av sin far, og hun forfattet sin egen diktsamling som heter «Durre Addan.»

Et kjærlig forhold mellom far og datter

Den utlovede Messias (as) viste mye omsorg og kjærlighet overfor sin datter, gjennom hele livet, og Hadrat Nawab Mubaraka Begums (ra) kjærlighet for sin far var intet mindre. Selv når Hadrat Amma Jan (ra) ville si noe til henne, for disiplinens skyld, stoppet Den utlovede Mesisas (as) henne, og sa at deres datter var som en gjest hos dem bare for et par dager. En dag ville hun dra videre til sitt eget hjem. Med dette mente han at han ville at hun bare skulle ta med seg gode minner fra livet med dem, når hun en dag skulle gifte seg.[4]

En annen historie som illustrerer Den utlovede Messias (as) hengivenhet overfor sin datter, er en historie fra barndommen som er blitt fortalt av Sahibzadi Amtul

[4] Ibid.

«Hun skal vokse opp (oppdras) blant ornamenter (utsmykninger).»[2]

Hvilket betyr at hun ville hverken dø ung, eller lide i mangel av noe.

I forkant av fødselen ble det gitt en feilberegning av forventet termin, og dette førte til mye bekymring for Den utlovede Messias (as). Han fikk en åpenbaring fra Allah, den allmektige på persisk: آید آں روزے کہ مستخلص شود

«Dagen for lettelse kommer snart.»

Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) har berettet at Hadrat Amma Jan (ra) fortalte ved flere anledninger at Den utlovede Messias (as) selv hadde sagt, at da Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) ble født, så hadde han bedt hele natten. Det begynte å regne og han fortsatte å be med den intensjonen at alle bønner blir besvart på Lailatul Qadr natten. Han kalte sin datter *«Mubaraka»* som betyr *«en velsignet kvinne»*.

Den utlovede Messias (as) fikk flere tegn og åpenbaringer om Hadrat Nawab Mubaraka Begums (ra) fromhet. En annen gang i 1901, så han i en drøm at Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) sa til han på punjabi: «Ingen kan si at jeg har noen bekymringer».

Et begavet barn

Hadrat Nawab Begum (ra) var et begavet barn, og lærte å lese kun i en alder av tre og et halvt år. Hun hadde lest ferdig Den hellige Koranen da hun var fire og et halvt år. Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) leste også persisk, engelsk og arabisk. Hun ble blant annet undervist. av Hadrat Khalifatul-Masih I (ra), i oversettelsen av Den hellige Koranen. Hun har selv fortalt: «Han (ra) underviste meg med stor hengivenhet, og sørget for at jeg forsto oversettelsen av hvert eneste ord.»[3]

---

[2] majallah.jamiauk.org/2021/12/06/blessed-daughters-of-the-promised-messiah

[3] Seerat wa Sawaneh Khatoun Hadrat Mubaraka Begum Sahiba; Professor Syeda Naeem Saeed; s. 43-44

Hadrat Nawab Mubarka Begum

(Saleha Solveig Grønneflåta, Majlis Nittedal)

Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra), var en av to døtre til Den utlovede Messias (as). Hun var en utmerket poet, og hennes liv reflekterte i en oppvekst under Den utlovede Messias' (as) innflytelse. Den utlovede Messias (as) fikk flere profetier angående henne. Vi har mange kvinner å se opp til i Ahmadiyyas historie, og Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) er en av dem. Hennes sterke tro og ydmykhet, var et bevis i seg selv på Den utlovede Messias (as) sannhet. Hennes beretninger er en viktig kilde til informasjon for trossamfunnets historie.

De tidlige år

Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra) ble født den 2. mars 1897, på den 27. dagen i Ramadan. Hun var det syvende barnet til Den utlovede Messias (as) og Hadrat Amma Jan (ra). I januar 1886, gikk Den utlovede Messias (as) inn i en 40-dagers lang isolasjon, med dyp bønn hvor han ba dag og natt til Allah for tegn på sin sannhet. Den utlovede Messias (as) mottok en vakker åpenbaring fra Allah, den allmektige:

«Ditt hus vil bli fylt av velsignelser, og Jeg skal fullkommengjøre Mine tjenester for deg, og du vil ha en stor slekt etter deg av velsignede kvinner.»[1]

Den utlovede Messias (as) fikk flere åpenbaringer om Hadrat Nawab Mubaraka Begum (ra). Før hun ble født fikk Den utlovede Messias (as) den gledelige nyheten av Allah, den allmektige, at han skulle bli velsignet med en datter:

تنشّأُ في الحلية

[1] Åpenbart til Den utlovede Messias i 1886, Tazkarah s. 179- 180

Hadrat Khalifatul-Masih V (aba) adresserte kvinneorganisasjonen i en forsamling og fortalte oss om pliktene til kvinner og menn i organisasjonen. Han bemerket at det ikke er forskjell mellom kvinner og menn, når det gjelder religiøse plikter. I Koranen står det at Gud har skapt menn og kvinner som partnere, og deres plikter og ansvar er de samme. Det betyr at det også er kvinners plikt å spre islams budskap.

Kvinnene i Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn har gjennom historien vist styrke og mot, og har blitt gode forbilder for samfunnet. På samme måte som kvinnene som ledsaget Jesus (fred være med ham), viste mot og modighet og er nå anerkjent som forbilder av kristne kvinner; har muslimske kvinner også en lignende rolle. Det muslimske kvinner har ofret har alltid vært ubemerket. Selv i perioden til Hadrat Muhammad (sa), ofret muslimske kvinner mye uten frykt for noe eller noen. Det er viktig å huske og ære muslimske kvinners godhjertede ofre som har hatt stor plass i islamsk historie.

Selv den dag i dag, bør hver eneste ahmadimuslimsk kvinne vurdere om hun har den samme dedikasjonen, samme troen, samme åndelige nivået og de samme standarden for tilbedelse. Er de forberedt på enhver form for offer? Hadrat Khalifatul-Masih V (aba), sa at ahmadimuslimske kvinner skal evaluere seg selv, for å sikre at de oppfyller de nødvendige standardene i sin tro og dedikasjon.

Historien til islam, er fylt med ofrene gjort av muslimske kvinner, som har lagt grunnlaget for vår nåværende tilstand. Derfor er det på tide at vi ser hvor vi står. Vår fremtid avhenger av vår dedikasjon til disse prinsippene, og hvorledes vi oppdrar våre neste generasjoner. Så la oss være oppmerksomme på å praktisere islam og oppdra våre barn i samsvar med disse prinsippene. Må Allah hjelpe oss med å oppfylle våre plikter, og opprettholde det virkelige budskapet til islam og Ahmadiyya i det nye århundret. Amen.

Ahmadimuslimske kvinners ansvar, i det nye århundret.

(Sbikah Shahid Choudhry, Majlis Bait-un-Nasr)

Takk Gud for at vårt fellesskap, nemlig ahmadimuslimske kvinners fellesskap, fylte hundre år i år. Det er viktig at vi er takknemlige for alt vi har lært og oppnådd, i løpet av denne tiden. Denne organisasjonen ble etablert av Hadrat Musleh Maud (ra), i Qadian i 1922. Helt i begynnelsen var det bare noen få kvinnelige medlemmer, og de bodde i Qadian. Den dag i dag har kvinneorganisasjonen blitt etablert over hele verden, som er en god grunn til å feire, men det gir oss også muligheten til å reflektere over prestasjonene våre.

Vi bør vise vår glede og takknemlighet til Gud. Den virkelige feiringen er når vi, medlemmene av fellesskapet vårt, oppfyller de målene denne organisasjonen ble grunnlagt for å oppnå. Vårt første ansvar er å representere den sanne læren til islam, ved å praktisere den ved å utføre gode handlinger og vise god oppførsel til verden. Dette er kun mulig når vi har kunnskap om læren vår, og kan formidle dens kunnskap til barna våre.

Hadrat Khalifatul-Masih II (ra) sa: «Hvorfor er muslimenes situasjon i dag så dårlig? Hvorfor forlater de troen for hver dag? Årsaken er at da de var barn, fikk de ikke riktig religiøs opplæring. Og da de gikk på skolen, ble ørene deres fylt med verdslige lyder.»

Han har sagt tydelig, at ahmadimuslimske kvinner spiller en viktig rolle i å reformere samfunnet. Derfor er det å reformere samfunnet, også en viktig del av å spre budskapet. Ahmadimuslimske kvinner bør huske at det å spre islams ekte lære, ikke kun er mennenes ansvar. Ifølge Hadrat Musleh Maud (ra) er det også kvinners plikt. Å presentere den virkelige skjønnheten i islams lære for verden, er vårt ansvar nå.

«Allah kjenner tilstanden til våre hjerter, kjenner våre intensjoner, så Han ser ikke på om noen har bidratt stort eller lite. Enten det er en stor mengde, eller en liten mengde, gir Allah belønning i henhold til intensjonene.» *(Fredagspreken, 7. januar 2022)*

En annen kvinnelig medlem i Mauritius sier at hun fikk penger i bursdagsgave, av foreldrene sine. Hun bestemte seg for å donere fem hundre rupier til Waqf –e- Jadid og Tehrik-e-Jadid, som hun la inn i en konvolutt. I mellomtiden ble hun syk, og fikk besøk av sin onkel og kusine. Begge hadde med seg konvolutter med 5500 rupier hver. Hun ble overrasket over at Allah hadde belønnet henne med ti ganger så mer. *(Fredagspreken, 6. januar 2023)*

«Den som etterlater en del av rikdommen til Allah, vil visselig finne den.» *(Samling av annonser, bind 3, side 323, Qadian 2019)*

Må Allah, den allmektige, velsigne oss med god helse og rikdom til alle som bidrar til disse forordningene.

Kilder:

Den hellige Koranen: Arabisk tekst med norsk oversettelse (1996). RKGrafisk AS. ISBN: 1.85372.598.6.

Al-Fazl. (u.å.). Hentet fra https://www.alfazlonline.org/

Al-Fazl. (2019, 24. desember). Velsignelser ved Tehrik Waqf –e- Jadid. Hentet fra https://www.alfazl.com/2019/12/24/12046/

Al-Fazl. (2023, 30. januar). Sammendrag av fredagsprekenen holdt 6. januar 2023. Hentet fra https://www.alfazlonline.org/30/01/2023/77811/

Al-Fazl. (2023, 9. januar). Sammendrag av fredagsprekenen holdt 6. januar 2023. Hentet fra https://www.alfazlonline.org/09/01/2023/76497/

Al-Islam. (u.å.). Hentet fra https://www.alislam.org/

Al-Islam. (2022, 7. januar). Sammendrag av fredagsprekenen holdt 7. januar 2022. Hentet fra https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-01-07/

Al-Islam. (2021, 8. januar). Sammendrag av fredagsprekenen holdt 8. januar 2021. Hentet fra https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-01-08/

Al-Islam. (2021, 5. november). Sammendrag av fredagsprekenen holdt 5. november 2021. Hentet fra https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-11-05/

Al-Islam. (2014, 7. november). Sammendrag av fredagsprekenen holdt 7. januar 2021. Hentet fra https://www.alislam.org/urdu/khutba/2014-11-07/

Fram til 1986, var prosjektet hovedsakelig ment for landlige samfunn i Pakistan, senere ble omfanget av dette prosjektet utvidet av Hadrat Mirza Tahir Ahmad (rh). Nå er alle land i verden innenfor rammen av denne planen. Industriland ble tatt med i Waqf –e- Jadid prosjektet, for å dekke de økte utgiftene i India og i Afrika.

Nasjonalsekretæren for Waqf –e- Jadid, i Tyskland, skriver om et seminar for det tyske partiet. Der en ny konvertert kvinne også var tilstede. Hun ga 400 euro til denne forordningen. Det sies at hun har møtt mye motstand fra sin familie etter å ha konvertert. Må Allah fjerne deres motstand. *(Fredagspreken, 8. januar 2016)*

En kvinne fra Gambia, som konverterte for to år tilbake, hadde vært gift i 10 år og uten barn. I fjor da det ble bedt om å gi donasjon til Waqf –e- Jadid forordningen, ga hun donasjonen i forhold til det hun maktet. Hun skrev brev til Hadrat Khalifatul-Masih V (aba). Hun ble velsignet med tvillinger og skrev i brev til Hadrat Khalifatul-Masih V (aba) ved en senere anledning, at dette er donasjonens velsignelser. *(Fredagspreken, 8. januar 2016)*

Misjonæren i Tanzania skriver om en nygift kvinne fra en landsby som hadde konvertert for noen måneder tilbake. Hun ble fortalt om Waqf –e- Jadid. Hun sa at hun ikke hadde penger å gi på dette tidspunktet, men siden tidspunktet for å donere gikk mot slutten, ville hun ikke miste velsignelsene ved donasjonen. Hun dro hjem. Hun hadde egg i huset som hun solgte, og fikk to tusen skilling som hun så donerte.

En kvinne, ved navnet Loreen, fra Marshalløyene skriver i et brev til Hadrat Khalifatul-Masih V (aba), at på grunn av det økonomiske offeret, har Allah skjenket henne og hennes familie med mye nåde. «Tidligere har vi ikke deltatt i de økonomiske ofringene, siden det ikke var penger nok til å kjøpe mat og drikke og vi hadde lite til rådighet, til å dekke utgiftene til husholdningen. Etter å ha hørt fredagsprekenen om velsignelsene ved økonomisk ofring, bestemte jeg meg for å donere. Allah har skjenket oss med mye nåde. Vi har nå ingen mangel på mat og drikke, og klarer også å få dekket alle utgiftene. Mange ganger hender det at penger kommer til oss fra steder vi ikke engang kunne forestille oss.» *(Fredagspreken, 6. januar 2023)*

eneste dinar å gi. Jeg ble veldig bekymret og ba til Gud.» Denne kvinnen pleide å undervise innen ingeniørlinjen. Dagen etter kom det en student som ønsket å bli undervist. Ved Allahs nåde, ble bidraget til Tehrik-e-Jadid dekket av undervisningen. *(Fredagspreken, 5. november 2021)*

«Så hver ahmadimuslim som bidrar, er et vitne om sannheten om dette.» *(Fredagspreken, 6. januar 2023)*

Allah, den opphøyde, sier i Den hellige Koranen: «*Hva enn dere gir ut av godt er for deres egne sjeler, det skal gjengjeldes dere og dere skal ikke lide urett.*» *(Sura Al-Baqarah, vers 273)*

Dette forklares med at hva du enn bruker av rikdommen din, vil bli returnert til deg i mangfold, og det vil aldri bli gjort urett. Så når Allah gir et løfte, oppfyller Han det. Han viser oss eksempler på dette i denne verden, slik at vi etablerer troen.

Den 27. desember 1957, startet Hadrat Musleh Maud Khalifatul-Masih II (ra) det velsignede prosjektet kalt «The New Dedication» (Tehrike Waqf –e- Jadid). Hovedmålet med dette prosjektet var å ivareta den åndelige oppdragelsen til medlemmene, som bodde i bygdesamfunnene. Det sekundære målet var å bringe budskapet om islam til den hinduistiske befolkningen i landet. Hadrat Musleh Maud Khalifatul-Masih II (ra) hadde planlagt å opprette et nettverk av imamer som skulle være viet for oppdragelsen av medlemmene i hele Pakistans lengde og bredde. 1. februar 1958, ble fjorten slike imamer sendt til utvalgte landlige områder i landet. Nå har tallet nådd opp til tusenvis ved Allahs, den allmektiges nåde og barmhjertighet. Hadrat Musleh Maud Khalifatul-Masih II (ra), ba medlemmene om å donere seks rupier hver til dette prosjektet. Imidlertid donerte mange medlemmer jordbruksarealet sitt til dette formålet.

Noen punkter for inngåelsen av økonomisk bidrag til Tehrik-e-Jadid:

- Ethvert medlem av organisasjonene deltar i dette forordningen.
- Oppfordre nykonvertitter til dette.
- Oppfordre foreldre til å få med nyfødte på dette.
- De som tidligere har bidratt via deres foreldre, oppfordres til å bidra aktivt selv.
- Slektninger kan også fortsette å bidra, på vegne av de avdøde.

Noen eksempler fra donasjonene fra kvinneorganisasjon i trossamfunnet i verden, som ble omtalt i fredagsprekenene av Hadrat Khalifatul-Masih V (aba):

«Sekretæren for Tehrik-e-Jadid i Tyskland, skriver om en kvinne som donerte både kontanter og smykker til denne forordningen. Hun ville ikke oppgi navnet sitt, men ønsket kun gleden fra Allah, og at de gode ønskene hun har for sin sønn kunne bli oppfylt av Allah, den allmektige. Må Allah oppfylle deres ønsker.» *(Fredagspreken 8. januar 2016)*

Presidenten i Norge skriver om en norsk kvinne, til Hadrat Khalifatul-Masih V (aba): «Da hun ble bedt om gi for Tehrik-e-Jadid, betalte hun umiddelbart 200 kr. Etter noen dager fikk hun telefon fra sin arbeidsgiver, om at hennes lønn hadde økt med 200 kr i måneden. *(Fredagspreken, 8. januar 2016)*

Kvinneorganisasjonens leder i Canada skriver til Hadrat Khalifatul-Masih V (aba) om da hun fikk rapporten for budsjettet for Tehrik-e-Jadid av sekretæren. Det totale bidraget var på ca. $325. Hun tenkte at hun kunne legge til donasjonen fra sin egen konto, men da hun så bankkontoen sin så var det ingen penger der, og kontoen var i minus. Dagen etter sjekket hun kontoen sin igjen. Da ble hun overrasket over at det var mer enn tre tusen dollar på kontoen. Disse pengene hadde hun ventet på lenge, men det var ingen måte å få dem på. Ved Allahs nåde, og med god intensjon om å donere til ordningen, ga Allah midler for å kunne gi bidrag. *(Fredagspreken, 5. november 2021)*

Fajr Atay, en kvinne fra Jordan, som har vært ahmadimuslim i 22 år, og som i alle år har bidratt til denne forordningen. Med Allahs hjelp har hun alltid fått muligheten til å bidra. Hun skriver til Hadrat Khalifatul-Masih V (aba) at noen ganger kommer det nøyaktig like mye penger som intensjonen er om å donere. Det er velsignelser ved trossamfunnet. Hun skriver videre: «I år trodde jeg at jeg hadde gitt mitt bidrag til Tehrik-e-Jadid, men hadde visstnok glemt det. Da purringen ble sendt, hadde jeg ikke en

Da denne ordningen ble presentert for trossamfunnet, spredte trossamfunnet seg mer enn noen gang, i land utenfor India. I dag bygges det moskeer, åpnes misjonshus og flere avdelinger. Det er resultatet av denne forordningen. Så i dag må en fokusere på bønnene, mer enn noen gang, og med en ny iver.

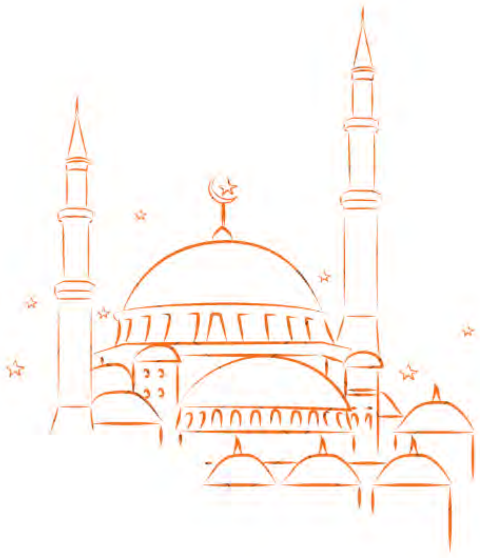

Tehrik-e-Jadid er basert på de samme prinsippene som islam. Det vil si ved underkastelse eller hengivelse ovenfor Gud. Tehrik-e-Jadid ble opprettet for at islam kunne belyses og budskapet til Den hellige Koranen kunne formidles til verden. *(Fredagspreken, 28.november 1952)*

Hensikten med lanseringen av Tehrik-e-Jadid var å åpne nye misjoner, og bygge moskeer rundt om i verden. Formålet var å etablere et system for tilbedelse, og spre budskapet om Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn til verden. *(Jalsa Salana, 27. desember 1942)*
Hadrat Musleh Maud, Khalifatul-Masih II (ra) kom med 19 krav for medlemmene, for deres åndelige utvikling og for å forbedre kvaliteten på donasjonene. Dette økte etter hvert til 27 krav.

Hver enkelt person skal selv innse hvor mye en makter å gi til denne ordningen. Hadrat Musleh, Maud Khalifatul-Masih II (ra) har ved en rekke anledninger gitt medlemmene instrukser som blant annet: «Hvis et medlem bidrar med 50 % av sin månedlig inntekt, dvs. en bidrar med 50 rupier av 100 rupier, vil det forståes med at vedkommende har bidratt godt. Og hvis vedkommende gir hele sin månedlige inntekt, dvs. 100 rupier, vil dette forståes med at vedkommende har bidratt med anstrengelse.» *(Fredagspreken, 4. desember 1953)*

Tehrik-e-Jadid og Waqf-e-Jadid

(Tehseen Zafar, Majlis Lillestrøm)

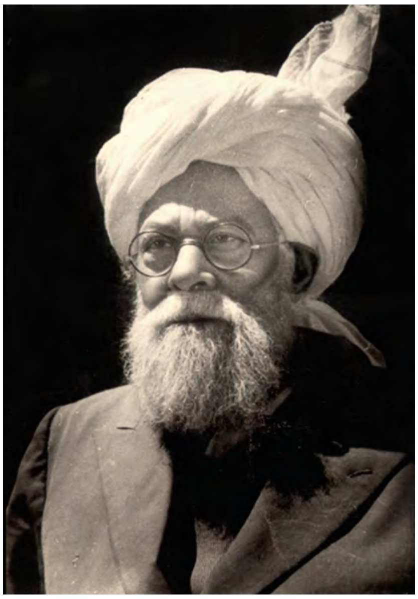

Her legger jeg frem formålet og bakgrunnen for Tehrik-e-Jadid og Waqf-e-Jadid. Videre fremlegger jeg noen bidrag fra trossamfunnets medlemmer, som Hadrat Khalifatul-Masih V (aba) har nevnt i sine fredagsprekener.

«Dere vil ikke nå den (fullkomne) rettferdighet før dere gir bort av det dere elsker, og hva dere enn gir ut, så er Allah visselig vitende om det.» (Sura Al-Imran, vers 93)

Den utlovede Messias (as) utdyper dette verset slik:

«For å oppnå sann tro, noe som er essensen i rettferdighet, må man være forberedt til å ofre alt man har kjært.» *(Fatah Islam, Rohani Qazain bind 3, side 38).*

Videre stiller Den utlovede Messias (as) et åpent spørsmål: «Hvordan kan en person være til nytte for andre, med mindre vedkommende ofrer seg selv? Å ofre seg selv er nødvendig for å være til nytte for andres medfølelse.»

Tehrik-e-Jadid er en av mange prosjekter i trossamfunnet som er et økonomisk bidrag. Under guddommelig veiledning, den 23. november 1934, introduserte Hadrat Musleh Maud, Khalifatul-Masih II (ra) forordningen kalt «Tehrik-e-Jadid», i Qadian i India. På den tiden hadde fiendene svært alvorlige planer om å utrydde Ahmadiyya Muslimsk Trossamfunn. Hadrat Khalifatul-Masih II (ra) påpekte i sin fredagspreken, holdt den 13. desember 1935: «Ikke tro at dette prosjektet er innledet av meg. Innholdet i denne ordningen er tatt fra Den hellige boken og hver eneste instruks kan hentes fra profeten Muhammad, Allahs velsignelser og fred være med hams, uttalelser.»

Hadrat Khalifatul-Masih IV (rh) siterte en hadith fra *Tirmidhi*, hvor Hadrat Omar Bin Al Khattab (ra) beretter: *«Jeg lærte følgende bønn fra Den hellige Profeten (sa): Å Gud! Gjør mitt indre enda bedre enn mitt ytre.»*
Denne bønnen lærer oss at vi skal be for at vårt indre (åndelige) liv, oppnår en perfeksjon som er på et høyere nivå enn vårt fysiske ytre.

Disse bønnene er viktige for oss å lære, for å følge i Den hellige Profetens (sa) rfotspor, og for å huske ham med takknemlighet lovpriser vi ham ved å nedkalle velsignelser slik Allah har forpliktet oss til å gjøre i Koranen.

اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَ يُّهَا الَّذِ يْنَ اٰمَنُوْ ا صَلُّوْ ا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً

«Sannelig, Allah og Hans engler sender velsigner over Profeten. Å dere troende, send (også dere) velsignelser over ham, og hils ham med fredshilsen.» *(Sura Al Ahzab, vers 57)*

- I henhold til veiledningen fra Hazoor-e-Anwar bør hver lajna daglig utføre to frivillige bønner (nawafil).
- Jamaat-e-Ahmadiyya Norge har fastsatt mandag som dagen for frivillig faste.

Den hellige Profeten (sa) pleide å resitere følgende bønn:

رَبِّ زِدْ نِیْ عِلْمًا

«Min Herre, skjenk meg økt kunnskap.» *(Sura Ta Ha, vers 115)*

Gjennom denne bønnen lærte Den hellige Profeten (sa) oss at opphavet til all kunnskap er Gud selv, og da er det viktig at vi retter våre bønner til selvet opphavet. Fordelen med denne bønnen er at menneskets verdslige og åndelige kunnskap øker. I tillegg skjer det en utvikling i visdom, og evne til å ta riktige avgjørelser.

En annen av Hudoors (sa) bønner er

رَبِّ اغْفِرْ وَارْ حَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰ حِمِيْنَ

«Min Herre, tilgi og vis barmhjertighet, og Du er den Beste av dem som viser barmhjertighet.» *(Sura al Muminun, vers 119)*

Gjennom dette verset lærer vi å be om tilgivelse fra Gud. Vi mennesker er svake, og klarer ikke å forutse utfallet av våre handlinger. Bare Gud har kontroll over hvorvidt utfallet av våre handlinger blir positivt. Denne bønnen lærer oss også at slik Gud tilgir oss, bør vi fra vår side tilgi våre medmennesker for sine feil.

Hudoor (sa) var veldig glad i denne bønnen som han også lærte sine etterfølgere: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً

«Vår Herre, skjenk oss fra våre ektefeller og våre barn (våre) øynes fryd, og gjør oss til et forbilde for de gudfryktige.» *(Sura Al Furqan, vers 75)*

Enkelt sett er dette en bønn for å skape familieharmoni, men den har en dypere betydning for hvordan harmoniske familier har en positiv samfunnseffekt, og hvordan dette påvirker kommende generasjoner.
Gjennom disse bønnene som vi har lært av vår Profet (sa) skaper vi et nærmere forhold til vår Gud, vår skaper, og vi får en fredelig tilværelse i livet.
I sin fredagspreken, den 12. mai 2000, forteller Hadrat Mirza Tahir Ahmad (rh) om samme tema, «Vår Profet (sa) pleide å be utallige bønner».

Den hellige Profetens [(sa)] regelmessige bønner

(Kabsha Shehrbano Bint Muslim, Majlis Ullensaker)

Vi vet at i henhold til Den hellige Profetens (sa) sedvane, var hans hverdag fylt med bønn og påkalling av Gud. Han lærte oss en bønn for enhver anledning. Dette kan være at man enten er takknemlig overfor Gud eller søker Guds hjelp i en vanskelig situasjon.

Gud sier i Den hellige Koranen: وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ،

«Og deres Herre sier: Påkall Meg (med dine ønsker). Jeg vil svare dere.» *(Sura al Momin, vers 61)*

Gjennom dette verset forstår vi at man skal be til Gud, om alt man ønsker seg. I mange hadith er det også sterk oppfordring om å be til Gud. To hadith om dette temaet er sitert under.

1. I Allahs øyne er ingenting nærmere Ham, enn bønn (Tirmidhi, *kitabudawat,*).
2. Allah hjelper den som ber til Ham (Muslim, *kitabul zikr wal dua*)

Videre sier Gud i Den hellige Koranen: وَ مَآ اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَتہً لِّلْعَالَمِيْن

«Og Vi har utelukkende sendt deg som en barmhjertighet til alle verdener.» *(Sura al Ambiyaa, vers108)*

Allah sier her at Den hellige Profeten (sa) er en velsignelse for alle verdener. Denne velsignelsen kan man kun oppnås ved å følge Profetens (sa) eksempel om å lære oss disse bønnene, som Koranen har lært oss, gjennom ham. Noen av disse bønnene er beskrevet nedenfor.

Hudoor (aba) sa at noen ganger skaper oppførselen til visse vervinnehavere tvil om systemet til menigheten. Noen ganger, om en person sender en forespørsel til samtidens kalif om en sak, vil det relaterte kontoret noen ganger ta opp spørsmålet om hvorfor de ikke ble kontaktet direkte først, i stedet for umiddelbart å rapportere om saken. Dette skaper så tvil hos personen.

Noen ganger er de som skriver til Hudoor (aba) under inntrykk av at forespørslene deres ikke engang når Hudoor (aba), fordi det relaterte kontoret er mer opptatt av hvorfor de ikke ble kontaktet først, og derfor iverksetter de ikke noe. Dette skaper da tvil i folks sinn om kalifen og hvorfor saken deres ikke har blitt rapportert til ham, slik den skulle ha vært. I alle fall er denne tvilen ikke en realitet, for hvert brev som sendes til kalifen åpnes og leses, og hver forespørsel sendes for rapport til det relaterte landet.

Hudoor (aba) forsikret medlemmer av trossamfunnet om at alle brev som sendes til ham blir åpnet, lest, og de nødvendige tiltak i forhold til det blir foretatt. Hvis det er noen forsinkelser eller uoverensstemmelser, er det fra lokalavdelingene i menigheten, som så skaper tvil på grunn av sine handlinger. De gjør seg selv syndige ved å leke på en slik måte med andres tro. Hvis de viser sløvhet med å oppfylle rettighetene til medlemmene av menigheten, svikter de ikke bare i å utføre sine plikter som er betrodd dem, men de vil også bli grepet av Allah.

Hudoor (aba) sa at Den hellige Profeten (sa) sa at enhver leder som lukker dørene for andres behov, blir himmelen stengt for dens behov.

Derfor bør vervinnehavere være redde for Allah og være raske til å oppfylle medlemmenes behov, eller i det minste være raske med å gi sin rapport.
Men å ikke svare og legge forespørselen i et hjørne et sted, er en stor forbrytelse. Vi må strebe etter å søke Allahs glede og utføre dydige gjerninger.

Hudoor (aba) sa at det er ved å oppfylle dette, vil vi skape et vakkert islamsk samfunn; etableringen av det som Den utlovede Messias (as) ble sendt for. Vervinnehavere bør alltid huske at de er valgt av medlemmene av trossamfunnet slik at de kan oppfylle dette ansvaret, og derfor må de gjøre det mens de bærer frykten for Allah i sine hjerter, for å oppnå Hans glede og bli sanne hjelpere til samtidens kalif. Når dette er mentaliteten, vil Allah skjenke velsignelser og yte hjelp. Hvis vi ikke gjør dette, vil vi vike bort fra rettferdighet og være uærlige mot Allah, kalifen og skade troen til de som har tillitt til oss.

Hudoor (aba) sa at enhver ahmadimuslim lover å trå med rettferdighet, og gi sin tro forrang fremfor verdslige saker, men dette er enda mer gjeldende for vervinnehavere; de må oppfylle sine løfter og pliktene som er betrodd dem med rettferdighet og alle sine evner. Hudoor (aba) ba for at Allah må gjøre oss i stand til å gjøre det.

De skal ikke tro at de har gjort sin plikt ved å sitte i møter. Ikke bare må de planlegge det som fører til forbedring hos andre, men de må også implementere det praktisk sett. For det formål å oppfylle verdslige behov, er det avdelingen Umoor-e-Aama (interne anliggender) og San'at-o-Tijarat (handel og industri), og underorganisasjonene som bør gjøre sitt arbeid, i den rette forstand, innenfor disse avdelingene.

Hudoor (aba) sa at en avdeling der det er utfordringer rundt om i verden er Rishta Nata (ekteskapssaker), som det kreves mye planlegging for, som de sentrale menighetene må jobbe for sammen med underorganisasjonene. Igjen spiller avdelingen for moralsk opplæring en viktig rolle her. Hvis ungdommen vår er riktig oppdratt, vil de holde seg til uttalelsen fra Den hellige Profeten (sa) om at når man leter etter en ekteskapspartner, bør man i stedet for å gi forrang til rikdom, familiestatus eller skjønnhet, gi forrang til troen. Hvis dette blir preferansen, vil både gutter og jenter fokusere på å forbedre for sin tro og utvikle et forhold til Allah. På denne måten kan vi beskytte våre fremtidige generasjoner, ellers vil ikke skrøpelige forsøk, bidra til å beskytte seg mot Dajjal.

Derfor må enhver vervinnehaver reformere sine egne hjem, og deretter se etter å reformere resten av menigheten. Vi må oppfylle vårt løfte om å gi vår tro forrang fremfor verdslige saker, fordi det er da vi vil være i stand til å bekjempe Dajjal, beskytte våre fremtidige generasjoner, oppfylle våre løfter og yte rettferdighet overfor ansvaret som er gitt oss. Vervinnehavere på alle nivåer må ta hensyn til dette.

Hudoor (aba) sa at avdelingen Umoor-e-Aama er veldig viktig. Det har imidlertid oppstått en oppfatning om at denne avdelingens primære oppgave er å iverksette disiplinærtiltak, eller gi strenge advarsler.
Dette er imidlertid ikke deres primære plikt, og de skal absolutt ikke bare gi strenge advarsler.
Disiplinære tiltak iverksettes kun som siste utvei. Hvis avdelingen for moralsk opplæring blir mer aktiv, vil mye av arbeidet som blir utført av Umoor-e-Aama i denne forbindelse bli løst. Derfor er det svært viktig for Umoor-e-Aama- og Tarbiyyat-avdelingene å samarbeide om saker. Umoor-e-Aama har imidlertid også det store ansvaret med å utarbeide programmer for menigheten, gi veiledning til medlemmer angående å finne arbeid, implementere arbeid knyttet til å tjene andre og behandle mindre konflikter mellom mennesker. Umoor-e-Aama tar ingen avgjørelser i tvister, men de implementerer avgjørelsene tatt av Qaza.

Om noen ikke følger en avgjørelse som er tatt, har Umoor-e-Aama også ansvaret for å forklare dem, på kjærlig vis, at de ikke skal ødelegge troen sin ved ikke å implementere en avgjørelse om en sak. Slike mennesker kaster så bort Hudoor (aba) sin tid ved å konstant skrive klagene sine til ham, selv om det er de som tar feil. De fleste forstår det når de blir forklart det. Umoor-e-Aama er ikke på plass for å utrette disiplinære tiltak mot mennesker, snarere er det på plass for å redde folk fra dem. De bør gjøre alt de kan for dette.

Deretter mottas det klager når ting går galt og folks tro blir satt på prøve. De som ikke velger folk ut fra rettferdighet og gudsfrykt, bør ikke klage heller.

«Ledere er de som tjener andre»

Hudoor (aba) sa at vervinnehavere ikke er der for å bare sitte på scenen, men de skal tjene som vanlige arbeidere. En ny konvertitt til stede på Jalsa som nylig ble holdt, uttrykte sin forundring over det faktum at presidenten for kvinneorganisasjonen hjalp til med oppgaver sammen med de andre kvinnene. Det var imidlertid hennes plikt å gjøre det, og ikke noe ekstraordinært. Hvis hun ikke gjorde det på denne måten, ville hun ikke ha ytet rettferdighet overfor det som har blitt betrodd henne. Mennesker som arbeider med en slik ånd, blir midler til å reformere andre.
Hudoor (aba) sa at enhver vervinnehaver skulle huske på at, som Den hellige Profeten (sa) sa, lederen av en nasjon er nasjonens tjener.
På samme måte er det vervinnehaveres ansvar å etablere personlige forbindelser med medlemmene av trossamfunnet for å fremme gjensidige kjærlighetsbånd. Dette er faktisk grunnen til at de er blitt vervinnehavere, slik at de kan få kontakt med medlemmer av trossamfunnet. Dette er mentaliteten som kan forskjønne vårt system, og også bringe oss nærmere Allah den allmektige. Den hellige Profeten (sa) sa at hvis en som er betrodd ansvaret, om å ha tilsyn for andre mennesker, er uaktsom i sitt ansvar ovenfor dem, så vil Allah forby dem fra paradiset. Dette er en advarsel og grunn til stor bekymring.

Hudoor (aba) sa at Den hellige Profeten (sa) også har berettet at alle har ansvaret for å ha tilsyn med noe, og de vil bli spurt om det på dommens dag. Dette inkluderer nasjonale ledere.

Å ha tilsyn innebærer å ha ansvaret for å hjelpe og reformere andre. Akkurat som en mann har tilsyn for huset, og en kone har tilsyn for sine barn, er det til fordel for dem. Hvis dette ansvaret ikke blir oppfylt, blir paradiset forbudt ifølge Den hellige Profeten (sa). Hvis vervinnehavere ikke utfører arbeidet sitt ordentlig, og ganske enkelt kaller seg representanter for kalifen kun ved navn, så gir de en feilaktig fremstilling av samtidens kalif og gir også kalifen skylden. Hudoor (aba) sa at hvis slike mennesker ikke reformerer seg selv, så har han ingen annen mulighet enn å fjerne dem fra sine posisjoner.

«Søker tilgivelse og sanne hjelpere til kalifatet»

Hudoor (aba) sa at han også søker tilgivelse fra Gud, og slike mennesker bør også gjøre det samme og reformere seg selv. Hudoor (aba) ba for at kalifatet i Ahmadiyya alltid må bli bevilget sanne hjelpere som forstår sitt ansvar og utfører arbeidet sitt, i stedet for å bare inneha et verv i navnet. Dette er også noe som vi må være mer oppmerksomme på; at Den hellige Profeten (sa) sa vedrørende en person som får ansvaret for å følge opp behovene til andre muslimer; at Allah vil ikke oppfylle dens behov før den oppfyller behovet til andre. Ikke bare er dette ansvaret til samtidens kalif, men det er også ansvaret til vervinnehavere som er representanter for kalifen i sine lokale områder.

«Ansvar for vervinnehavere»

Hudoor (aba) sa at han ønsker å rette oppmerksomheten mot vervinnehaveres ansvar. Først og fremst er det å være ydmyke. Husk at Allah alltid ser på, og slike mennesker som er vervinnehavere er under enda større observasjon fra Allah. De bør jobbe med den tanken at om de har blitt utnevnt, og deretter godkjent av tidens kalif, så må de utføre arbeidet sitt etter beste evne. Hvis denne mentaliteten blir vedtatt, vil den sanne arbeidsånden bli innprentet, og medlemmer av trossamfunnet vil samarbeide. Noen ganger mottas det klager om at medlemmer i trossamfunnet ikke samarbeider – medlemmene bør samarbeide, men det er også vervinnehaveres ansvar å etablere sine eksempler for andre.

Hudoor (aba) sa at det ble mottatt en klage på en vervinnehaver som ikke ga økonomisk bidrag, i henhold til sin faktiske inntekt, og som også nektet å søke fritak til å betale mindre. Om dette er tilstanden til vervinnehavere, hvordan kan de da oppfordre andre til å gi økonomisk bidrag? Om en Tarbiyyat sekretær (moralsk opplæring), ikke ber de fem daglige bønnene, hvordan kan de da be andre om å gjøre det? Hvis en misjonær ikke retter oppmerksomheten mot å be frivillige bønner, hvordan kan han da be andre om å gjøre det? Dette er nøyaktig det Den utlovede Messias (as) sa; «lederne for de som ikke er ahmadimuslimer gir råd om mange ting, men det er ikke gjenspeilet i deres egne handlinger; hvordan kan da deres ord ha noen innvirkning?» Derfor er dette grunn til stor bekymring. Vi må trå veldig varsomt, fordi det er først da vi er klar over disse tingene, at vi vil lykkes.

Hudoor (aba) sa at om sekretærene for moralsk opplæring gjennomfører sitt arbeid på en kjærlig måte, så kan de få til en revolusjon. Alle vervinnehavere bør be minst to rakat av frivillig bønn, hver dag, for å forbedre sitt verv og for at Allah skal skjenke velsignelser. Hudoor (aba) sa at etter hans vurdering; om avdelingen for moralsk opplæring blir aktiv, vil arbeidet til de andre avdelingene automatisk forbedres med minst 70 %. Derfor må man alltid huske at vervinnehavere må gå frem med sine eksempler, spesielt lederen for trossamfunnet, presidenter og sekretærene for moralsk opplæring, og selvfølgelig alle andre vervinnehavere også. Om vervinnehavere ikke går i bresjen for å være gode eksempler for andre, har det stor innvirkning.

Hudoor (aba) sa at underorganisasjonene også må bli mer aktive på alle nivåer, enten som ledere eller i det administrative organet under dem. Noen ganger mottas det klager om at oppførselen til lederen for Lajna (kvinneorganisasjonen), spesielt med tanke på nye konvertitter. I stedet for å trekke dem nærmere, får de dem til å bevege seg lenger unna. De forteller dem at de vil reformere dem selv, men Hudoor (aba) sa at etter hans syn er det faktisk slike presidenter som må reformeres.

Dette skjer fordi noen mennesker har verv i lange perioder. Lajna bestemmer ikke hvem som fortjener og er i stand til å inneha et verv eller ikke. Deretter mottas klager når ting går galt og folks tro blir satt på prøve. Lajna tenker ikke over hvem som egner seg og er i stand til å inneha et verv, eller ikke.

Hudoor (aba) sa at alle burde ha lidenskapen og iveren til å tjene sin tro, men denne lidenskapen til å tjene bør være på den måten de blir bedt om, eller det som kreves av dem. Man skal alltid huske at slik som Den hellige Profeten (sa) har lært oss, bør den beste personen for et spesifikt verv velges, ved hjelp av bønn.
Hudoor (aba) sa at etter et valg, blir resultatene presentert for kalifen, og han har myndighet til å godkjenne navnet på en person som har flest stemmer, eller velge andre selv om de har færre stemmer. Noen ganger er kalifen klar over ulike faktorer, som andre mennesker ikke er klar over. Deretter er det enkelte valg som det nasjonale hovedkvarteret kan godkjenne, og hvis det er noen endring som skal gjøres, søker de tillatelse fra kalifen.
Hudoor (aba) sa at målet alltid er å velge de menneskene med de beste egenskapene, men til tider må folk velges ut fra en viss gruppe mennesker. De som leder et valg, bør alltid huske at de bør prøve å velge de som vil yte rettferdighet til tilliten som vil bli plassert på dem, ikke på grunn av vennskap, forhold eller fordi de ser seg rundt og ser at mange mennesker har rukket opp hånden under et valg.

«Å oppfylle sine plikter med rettferdighet»

Hudoor (aba) sa at det i år vil avholdes valg for underorganisasjonene i enkelte land. De som utgjør valgorganet bør, i henhold til Allahs befaling, si sin mening og presentere sin anbefaling til kalifen. Om vi oppfyller denne plikten med rettferdighet, vil vi ha en rolle å spille i trossamfunnets fremgang.

Hudoor (aba) sa at de som allerede er vervinnehavere, alltid bør være klar over sitt ansvar. De bør alltid forstå at Allah har gitt dem en mulighet til å tjene, og derfor må de utføre arbeidet sitt over enhver personlig vinning og gjøre det kun for å oppnå Allahs velbehag. Noen ganger kommer det klager om at visse vervinnehavere ikke lenger opptrer med ydmykhet og blir veldig hovmodige når de mottar et verv eller ansvar. Om dette er tilfellet, spesielt med vervinnehavere som også er Waqf-e-Nau, så kan dette ikke tolereres. I et land ble en Waqf utnevnt til generalsekretær, men det kom klager om vedkommende sin arrogante oppførsel og at vedkommende ikke engang svarte på Assalamo Aleikom. Slike mennesker bør reformere seg selv, og om de har fått et embete, så bør de bøye seg med enda mer ydmykhet. De er utnevnt til å tjene, ikke til å hevde sin ærefrykt ovenfor andre.
Hudoor (aba) sa at det også er de som ikke utfører arbeidet sitt riktig.

Hudoor (aba)sa at noen ganger når han ber om en rapport om visse ting, forblir filene værende i kontorskuffer, og ingenting blir gjort før konstante påminnelser blir gitt. Så etter seks måneder eller ett år sendes det en beklagelse om at man ikke har klart å utføre oppgaven i tide. Hvis det er slik de behandler brev fra det sentrale hovedkvarteret og kalifen, hvordan kan det da forventes at de vil behandle vanlige mennesker på riktig måte? Slike mennesker må reformere seg selv, ellers blir de fjernet fra sitt verv.

«Betro saker til de som har rett til det.» *(Fredagspreken, 18. august, 2023)*

Etter å ha resitert Tashahhud, Ta'awwuz og sura al-Fatihah, sa Hudoor (må Allah være hans hjelper) at Allah, den allmektige, sier i Den hellige Koranen:
«Sannelig, Allah befaler dere at dere gir den betrodde myndighet til dem som er den verdig.» (Den hellige Koranen, 4:59)

Hudoor (aba) sa at det er berettet i en hadith, at alle verv der man er betrodd til å se på saker som angår andre, er en form for tillit. Dermed er alle verv som en person er utnevnt til, i vårt trossamfunn, en form for tillit. Vervinnehavere utnevnes på alle nivåer, lokalt, regionalt, nasjonalt og i sine respektive underorganisasjoner. Vanligvis velges disse ut i fra et valg. Derfor er det formant om at man velger de som folket anser som verdige, til å inneha det aktuelle vervet.

«Velg de best egnede personene»

Hudoor (aba) sa at det ikke skulle tas hensyn til tidligere vennskap, eller forhold når man foreslår eller velger vervinnehavere. Vervinnehavere velges av medlemmer av trossamfunnet vårt og kalifen, og dette gjøres etter å ha reflektert over og vurdert hvem som er den beste personen for det aktuelle vervet.

Noen ganger er det mulig at en persons vurdering av noen viser seg å være unøyaktig, eller at enkelte etter å ha fått et verv, endrer seg. Eller at ydmykheten, innsatsen og rettferdigheten som en vervinnehaver skal inneha, forsvinner. Ved slike tilfeller påhviler ansvaret den enkelte vervinnehaver, ikke på den som har valgt dem.

Hudoor (aba) sa at vi alltid skal strebe etter å velge de beste blant oss, og gjøre det gjennom bønn. Hensikten er alltid å prøve og ikke velge de som ønsker seg et verv av personlig interesse. Om kalifen på det tidspunktet eller vervinnehavere får vite om denne tankegangen hos en person, blir vedkommende ikke utnevnt. Dette er i samsvar med læren til Den hellige Profeten (sa).

«Man bør ikke søke etter verv eller posisjon»

Hudoor (aba) sa at en gang gikk to personer til Den hellige Profeten (sa) og sa at de burde gis et bestemt verv ettersom de var i stand til å utføre oppgaven. Den hellige Profeten (sa) sa at de han utnevner blir hjulpet av Allah, men de som søker eller ønsker et verv eller posisjon blir ikke velsignet eller hjulpet.

Utdrag fra Den utlovede Messias' (as) skrifter

«Gudsfrykt er veldig vanskelig, og kun den personen kan oppnå denne, som overholder Gud – den allmektiges, vilje og gjør det Gud vil. Og ikke følger sin egen preferanse.

Guds nåde trengs. Dette kan skje hvis man ber i forbindelse med å gjøre en innsats. Gud, den allmektige, har pålagt oss, både bønn og innsats.»

(Hadrat Mirza Ghulam Ahmad (as) Malfuzat, bind VI, s.227)

Den hellige Koranen

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ١

I Allahs navn, Den mest nåderike, Den evig barmhjertige.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ

وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ ١٠٣

«Å dere som tror, frykt Allah, med den rette gudsfrykt, og dø ikke før dere har underkastet dere.» (3:103)

Hadith

Utvalgte tradisjoner etter Den ærverdige profeten (sa)

Bønn for å utvikle gudsfrykt

اَللّٰهُمَّ إِنِّيۤ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

«Å Allah, jeg ber deg om å skjenke meg rettledning, renhet og uavhengighet.» (Sahih Muslim, bok 17, hadith 1468)

Oversettelse av hudoors (ABA) brev til Lajna Imai'llah

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

Kjære Sadr Sahiba, Lajna Imai'llah Norge, 17.02.2024

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

Fred være med dere, samt Allahs barmhjertighet og velsignelser.

Jeg har mottatt 100 års jubileumsutgaven av Zainab, samt to bøker på norsk om hustruene til Profeten Muhammad, Allahs velsignelser og fred være med ham. Må Allah belønne dere.

I jubileumsutgaven av Zainab ble det skrevet om Lajna Imai´llah, og Lajna Imai´llah Norge sin historie. I tillegg ble det skrevet om to fundamentale kvinner, og ansvarene for det kommende århundret ble fremhevet på en inspirerende måte. Lajna medlemmene skrev også refleksjoner om kalifenes medfølelse, og deres egne følelser av ansvar og glede i form av dikt.

Må Allah øke kunnskapen og troen til alle medlemmer som har bidratt til å gjøre klar denne utgaven av bladet. Amen. Jeg ber om at min kjærlighetsfylte hilsen videreformidles til alle medlemmer av publikasjonsteamet.

Wassalam,

Mirza Masroor Ahmad,

Khalifatul-Masih V

INNHOLDSFORTEGNEL

Oversettelse av hudoors (aba) brev............... 3

Den hellige Koranen.................................... 4

Hadith.. 4

Utdrag fra Den utlovede Messias' (as) skrifter.. 5

«Betro saker til de som har rett til det.» (Fredagspreken).. 6

Den hellige Profetens (sa) regelmessige bønner.. 12

Tehrik-e-Jadid og Waqf-e-Jadid.................... 15

Ahmadimuslimske kvinners ansvar, i det nye århundret... 21

Hadrat Nawab Mubarka Begum.................. 23

Dikt av Den utlovede Messias (as).............. 29

Brystkreft.. 30

Verdens beste sjokoladekake...................... 35

Biografien til Hadrat Nusrat Jahan (ra)....... 36

Spørsmål og Svar med Hudoor (aba)........... 40

To hendelser fra Profeten Muhammad (sa) sitt liv.. 42

Viktigheten av Purdah................................ 43

Hellige moskéer... 44

ZAINAB

Amir AMJ Norge
Zahoor Ahmed CH

President Lajna Imaíllah Norge
Annum Saher Islam

Redaktør Urdu-del
Mansoora Naseer

Redaktør Norsk-del
Sarah Rafiq (Nasirat)
Shaista Basit

Grafisk design
Mahruch Ahmad Fawzi
Tuba Ahmad
Zoya Smamah Shahid

Baitun Nasr Moské
Søren Bulls vei 1,
1051 Oslo
Kontakt@ahmadiyya.no

ZAINAB

Lajna Ima'illah Norge

Oktober til desember 2023

Den hellige Profeten[sa] sine bønner

Ahmadi-muslimske kvinners ansvar i det nye århundret

Hadrat Nawab Mubarka Begum